یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے ؛

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

اخبار معہ رسالہ قانونی ..... عہ ... ے ر

صرف اخبار ..... ے ر ... عہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... ے ر ... عہ ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید علم از خبرین مفت درج کی جائینگی۔ اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL, AMRITSAR

نمبر ۴۲ | امرتسر مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۳۰۔ اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے

بلوچستان پچھلے ہفتہ کی تازہ ترین خبرون مین سرحد پر سب طرح سے امن ہو جانے کا مختصر سا اشارہ کیا گیا تہا۔ مگر واقعات مابعد نے اس خبر کی خوشی کو فوراً زایل کر دیا۔ اور دوسرے ہی دن خبر آگئی کہ آفریدیون نے علی مسجد اور قلعہ ماڈ کو فتح کر لیا ہے۔ اس ہفتہ سرحد کا باقیماندہ حصہ بہی مخدوش ہو گیا ہے۔ وادی ٹوچی سے لیکر بالائی سوات تک تو سرحد پہلے ہی مشتعل تہی۔ اب بلوچستان کی سرحد بہی شامل ہو گئی ہے یا خود کر دیگئی ہے۔ اسکی مجمل کیفیت ہفتہ گذشتہ مین لکہی جا چکی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بلوچستان کے علاقہ سرلون کے تین نامور سردارون مہر اللہ خان غوث بخش اور یار محمد کو مسٹر بارنس صاحب ایجنٹ کی ملاقات کے لئے کوئٹہ بلایا گیا۔ مگر جب وہ ۲۲ اگست کو شکاف بولان میل ٹرین پر کوئٹہ کے سٹیشن پر وارد ہوئے تو ایک یورپین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور مقامی انسپکٹر پولیس نے انکو فوراً گرفتار کر لیا۔ اس اچانک گرفتاری سے سردارون کا بہوت ہو جانا قدرتی امر تہا۔ غوث بخش سردار سرلہ خان کا بیٹا ہے جو گورنمنٹ انگلشیہ کا نہایت ہی خیر خواہ تہا انکی نسبت گورنمنٹ انگلشیہ کے برخلاف سازش کرنے کا شبہ تہا۔ انگریزی اخبار مسٹر بارنس کو جو اسی غرض کے لئے سپیشل ٹرین کی آمد سے آدہ گہنٹہ پہلے بلوچستان کے سینی ٹیریم (جہان موسم گرما بسر کیا جاتا ہے) زیارت سے کوئٹہ تشریف لے آئے تہے۔ بایں فساد کی گرفتاری پر مبارکباد دیتے ہین۔ اونکا خیال ہے کہ ایسی احتیاط کی کچہ عرصہ سے سخت ضرورت لاحق ہو رہی تہی۔ اگرچہ صاحب ممدوح کی یہ کارروائی بادی النظر مین چنداں مستحسن معلوم نہین ہوگی۔ لیکن محبت اور حرب مین سب تدبیرین مباح و جایز ہوا کرتی ہین۔ اس قطعہ پر یہ بتا دینا شاید نامناسب نہ ہوگا کہ ان چالیس برسون مین تہذیب و شایستگی اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ نہتے اور بے پرواہ جنگلیون کے لئے نہایت ہی خطرناک زمانہ مین جب پٹنہ کے کمشنر مسٹر ٹیلر صاحب بنے جو بعد مین ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے تہے۔ دو تین سو یون کو ملاقات کے بہانہ سے کوٹہی پر بلا کر گرفتار کر لیا تہا تو گو اونکا یہ فعل تسلیم کر لیا گیا ابتدا مین انسے اس فریب آمیز کارروائی کیلئے سخت باز پرس کی گئی تہی۔ مگر اب ایسی کارروائی کو قابل تعریف سمجہا جاتا ہے۔

غوث بخش دوسرے تیسرے دن چند شرائط پر رہا کر دیا گیا۔ وہ علاقہ سرلون کے رئیس اسمانی بلوچیون کا سرغنہ سردار ہے اور اوسکو ان لوگون پر بہت رسوخ حاصل ہے۔ ۲۳ اگست کو ایجنٹ صاحب نے دربار منعقد کیا جسمین اکثر سردار شامل ہوئے۔ انکو مسٹر بارنس نے دوستانہ نصیحت کر کے نافرمانی کے نتایج بد سے بخوبی متنبہ کر دیا۔ اس پیش بندی سے ملک پر اچہا اثر پڑا ہے۔ اور خیال ہے کہ ایجنٹ صاحب کی مستعدی سے اکثر خطرناک منصوبے (جنکی کوئی تشریح نہین کیگئی) مٹ گئے ہین۔ اگر فی الواقع اس نواح مین کوئی ایسے منصوبے ہو رہے تہے تو پہر تو بیشک وہ ملیامیٹ ہو گئی ہونگے۔ لیکن اگر اونکا وجود عالم تصور سے باہر نہین تہا تو پہر یہ گرفتاری اونکے فی الحقیقت موجود کرنے کا باعث ہو۔

قلات سے مسٹر ناکس صاحبہ کو لانیکے لئے کوئٹہ سے سوارون کی ایک بردست جماعت روانہ کیگئی اور اسکی حفاظت مین میم صاحبہ کوئٹہ پہونچین۔ اس سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ خان قلات اپنے علاقہ مین اس قایم رکہنے سے عاجز ہین۔

۲۴ اگست کو کوئٹہ سے خبر موصول ہوئی کہ بلوچستان مین بے امنی ترقی پر ہے۔ بدہ کی رات کو شکاف بولان لائین پر ابی گم اور برہان اور نیچ دسری بولان سٹیشنون کے درمیان تار کاٹ دیا گیا۔ ستون خمیدہ اور چینی کی پیالیان جو ستونون کے سرون پر ہوتی ہین شکستہ پائی گئین۔ یہ پیالیان جنکے گرد تار لپیٹ کر دوسرے ستون کی طرف بڑہائی جاتی ہے اس غرض کے لئے ہوتی ہین کہ بجلی کی رو دستان مین سرایت کر کے زمین مین نہ چلی جائے۔ اور سیدہی چلتی رہے۔ ان کے توڑ دیئے جانے سے اگر تار نہ بہی کاٹی جائے تو بہی تار کا سلسلہ تار مرت بیکار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ شکاف بولان ریلوے کا ہو گیا۔ مگر اسکے علاوہ برقی کا سلسلہ بہی موجود ہے جسکی وجہ سے رسل رسایل مین کوئی حرج نہ ہو سکا۔ ایجنٹ صاحب نے دیوان بہاگ چند اسسٹنٹ

درہ و سرداروں کی تحقیقات کے لئے تین مذکور کیطرف روانہ کیا ہے۔ اور پانچوین بمبئی رسالہ کا ایک دستہ بھی ریلوے لائین پر گشت کرنیکے لئے بھیجدیا گیا ہے۔ اور غالباً اس لائین کے اسٹیشنون کی حفاظت کے لئے پیدل فوج بھی روانہ کی جائے گی۔ ٹرینون پر حملے ہونیکا بھی اندیشہ ہے۔ ملکی اور فوجی حکام سخت خطرات کے حدوث کو غیر اغلب نہین سمجھتے ہین اور وہ سب طرح سے چوکنا ہوگئے ہین۔ کوئٹہ کی بازاردن میں شمال سرحد کے معاملات پر ہر وقت بحث گرم رہتی ہے۔ اور اگر وہان کی یورپین فوج چمن یا دیگر مقامات کو بھیجدی گئی تو اور یورپین فوج بھی وہان سخت ضرورت ہوگی۔ ملتان مین زائد گورہ فوج موجود ہے۔ مگر چونکہ وہ کوئٹہ کی طرح بمبئی کمان مین نہین ہے وہان کمانڈر انچیف کے حکم سوا فوج بلوچستان کو نہین جاسکتی کوئٹہ کی عام حفاظت کے لئے کوئی انتظام موجود نہین۔ اور قلعہ بالکل غیر مکتفی ہے، اسلئے غالباً جنگی آدمیون کے ماسوا باقی لوگ (عیسین، بچے وغیرہ) جیکب آباد یا دیگر محفوظ مقامات کو بھیجدیے جائینگے۔ کوئٹہ کے والنٹیرون پر غفلت اور بے پروائی کا الزام لگایا جارہا ہے اونکو اب مشق و قواعد کرنیکی تحریک کیجائیگی۔

۲۱ر اگست کو جلالت مآب قیصرہ ہند کی طرف سے نواب وائسرائے کو مندرجہ ذیل ٹیلیگرام موصول ہوا:۔

"مجھے بہادر افسرون اور سپاہیون کی موت پر سخت افسوس ہے اور امید کرتی ہون کہ مجروحین بروصحت ہونگے۔ دیسی فوج کی بہادری نہایت ہی تسلی بخش ہے۔ اور میری تمام عسکر کا طرتی عمل قابل تعریف رہا ہے"

پارا چنار (وادی کورم) سے ۲۱ر اگست کو خبر دی گئی کہ شب گذشتہ سدا پر توحملہ نہ ہوا۔ مگر مسازیون کی ایک جماعت نے سدا کے قریب موضع بالش خیل پر کمزور سا حملہ کیا۔ ایک دیہاتی ہلاک اور دو مجروح ہوئے اور سدا سے سرکاری فوج کے آنے پر غنیم پسپا ہوگیا۔ ۲۰ر اگست کو سرحدیون کی تین جماعتین لوٹ مار پر نکلین اور ایک دیہاتی کو اٹھالیگئین۔

مہم سوات کا پہلا بریگیڈ ۲۲ر اگست کو گلی گائی سے دس میل بجانب شمال مشرق مقام منگاؤنا پہونچا وادی سوات یہان چار میل عریض ہے اور فصلون سے لہلہا رہی ہے۔ تیسرا بریگیڈ علاقہ بونیر کی سرکوبی کے لئے رستم مین ہے۔ جہان سے ۲۱ر کو اطلاع موصول ہوئی کہ لنڈاکئی کی لڑائی مین دشمن کا نقصان سابقہ اندازہ سے بھی زیادہ ہوا۔ چکدرہ سے ۲۲ر اگست کو منگلور تک گشت لیگئی۔ وہان بدہ زمانہ کی کئی آثار و حنادیدہ ملے۔ منگلور زمانہ قدیم مین اس نواح کا پایہ تخت رہچکا ہے۔ میان گل انگریزی کمپ مین آکر اظہار اطاعت کرنیکی بجائے پہاڑون کو بھاگ گئے ہین۔ لنڈاکئی کی لڑائی مین بھی ستانہ فقیر شریک تھا۔ جو اوسکے بعد بونیر والون کے ہمراہ پیر بالا زیارت واقع بونیر کو چلا گیا۔ اس لڑائی مین ہاشم علی بھی جو کوہ سیاہ کی مہم کا باعث ہوا تھا شریک بتایا جاتا ہے۔ گلاگئی اور اپاخیلیون نے ہتھیار دینے شروع کردیئے ہین۔

جمرود مین گرمی کی بہت شدت ہے۔ گورہ فوج مین سکتہ محرورہ سے کئی بیمار ہوئے جن مین سے دو مرگئے۔ پشاور مین بھی ایک گورہ سارجنٹ گرمی سے ہلاک ہوا۔

شب قدر سے ۱۹ر اگست کو علی کنڈی سڑک کے معائنہ کے لئے جو علاقہ مہمند کو جاتی ہے سوارون کا دستہ بھیجا گیا۔ مگر غنیم پہلے ہی درہ پر مزاحم ہوا اور سوار جنگ لڑائی کا حکم نہ تھا واپس آگئے۔ نشیبی سوات مین اطمینان خیلیون پر چڑھائی کرنے کے لئے سڑک تیار کیجارہی ہے۔

شمالی پنجاب کے اکثر ریلوے پلون پر فوجی پہرہ قایم کردیا گیا ہے۔ سرحد پر بار برداری کے مویشی کی ابھی بڑی مانگ ہے۔ چنانچہ اونٹ بیل اور گدہے وغیرہ بسرعت تمام روانہ کئے جارہے ہین۔

درہ خیبر ۲۲ر اگست کو آفریدی علانیہ بگڑ گئے۔ اور قلعہ علی مسجد اور قلعہ منڈا کو فتح کرلیا۔ آفریدی ملا حمید اور میر بشیر بادشاہ کے ماتحت تھے۔ قلعون مین خیبر رائفل (جس مین نوسو آفریدی بھرتی ہین) کے سپاہی موجود تھے غنیم نے تین سو سپاہیون کو قتل کرکے اونکی بندوقین لے لین۔ شام کے وقت جنرل وٹ سر یکوٹ جمرود سے درہ کے دہانہ تک بڑھے اور وہان سے دو میل کی زد پر آفریدیون پر گولہ باری کی۔ غنیم کی چند گولیان توپخانہ تک پہونچین جن سے کوئی نقصان نہ ہوا۔ رات کے گیارہ بجے قلعہ ماڈ جلتا ہوا دکھائی دیا اور ساڑھے گیارہ بجے وہان کی فوج (آفریدی خیبر رائفل) جرنیل موصوف سے آملی۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چار اپنے سرکش بھائیون سے جاملے۔ قلعہ جہانگیر کے آفریدی سپاہی بھی دشمن سے ملگئے۔

درہ خیبر ۳۳ میل لمبا ہے۔ پشاور کی طرف کا دہانہ جمرود سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ علی مسجد جمرود سے ۱۴ میل اور قلعہ ماڈ ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لنڈی کوتل دوسرے سرے پر ہے۔ یہ تینون قلعے آکا خیل ملانے وادی کورم کے دولت مذیون اور فیروز خیل و برزوٹی تیائل کے سنی مسلمانون کو بھی فساد پر آمادہ کردیا ہے۔ ۲۱ر کو سدا کے قریب سرحدیون نے ایک گاؤن کو لوٹنا چاہا۔ مگر سرحدی پولیس نے پیچھے ہٹادیا۔ جنرل بیٹمین بگز ۲۱ر کو کوہاٹ پہونچگئے۔ باقی فوجین برابر جمع ہورہی ہین۔

درگائی اور مالاکھنڈ کی سڑک پر چند ٹیلے گرنے سے چھکڑون کا گذرنا ناممکن ہوگیا ہے مرمت ہونے تک اونٹون سے کام لیا جائے گا۔ مگر کہارہ اور مالاکھنڈ مین ایک ایک مہینے کا گودام اور رسد موجود ہے۔ اسلئے اس توقف سے کوئی نقصان نہین ہوا۔ اور سڑک تین دنکے بعد درست ہوگئی ۲۱ر تک سوا یتون نے چھ سو بندوقین مختلف قسم کی سرکاری نوکر کے حوالہ کین۔ پہلا بریگیڈ جو جنرل بلڈ کے ماتحت بالائی سوات مین گیا تھا ۲۰ر کو کہارہ واپس آگیا۔

لوچی مین بعینہ وہی کیفیت ہے جو چند گذشتہ ہفتون مین تھی۔ تقسیم چپکے سے کسی نہ کسی جگہہ آپڑتا ہے اور جب فوج تعاقب مین جاتی ہے تو اوسکا پتہ نہین ملتا۔ ۱۹ر کو عیدک کے مد سے تین میل کے فاصلہ پر سرحدیون نے دو ڈاک کے بکسون پر حملہ کیا۔ دونون سپاہی جو حفاظت کے لئے ساتھہ تھے۔ ایک تار بابو۔ ایک یکہ بان قتل اور ایک یکہ بان زخمی ہوا۔ اسی تاریخ میران شاہ کے کمپ سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر وزیریون نے ایک گاؤن کو لوٹ لیا۔ فوج نے الفور تعاقب مین روانہ ہوئی اور موضع کے مویشی چھوڑا لائی۔ لیکن غنیم نہ ملا۔ میر کی اور میران شاہ کے درمیان لیوی (سرحدی) فوج کی چار بڑی چوکیان ہین۔ اور جس جگہہ ڈاک لوٹی گئی وہان سے ایک چوکی پاؤ میل کے فاصلہ پر تھی۔ مگر موقعہ پر کوئی لیوی سپاہی نہ پہونچا۔ دونون مقتول سپاہی سکھ تھے وزیری اونکی بندوقین اور کارتوس بھی لیگئے۔ ۲۱ر اگست کو جنرل سیمنز کچھہ فوج لیکر محسود وزیریون کی علاقہ کیطرف گشت کرنیکے لئے دتاخیل سے روانہ ہوئے گیارہ میل پیش قدمی کیگئی۔ علاقہ نہایت سرسبز پایا گیا چلغوزون اور صنوبر کے درختون کی افراط تھی۔ فوج ۱۲ گھنٹون کے بعد واپس آئی۔ اسی تاریخ سید گئی کے قریب تیس وزیری بنیون پر حملہ آور ہوئے۔ اور فوج لیوی کے ایک جمعدار کو ہلاک کرگئے۔ فوج نے پیچھا کیا لیکن رات پڑجانے کی وجہ سے دشمن کو نہ پکڑ سکے۔ ملا پوندہ محسود وزیریون کے برانگیختہ کرنے مین برا مصروف ہے۔ مگر اوسکو ابھی تک کامیابی نہین ہوئی۔ ۲۱ر کو ایک مسلح وزیری شیرانی کے قریب سن آتشانہ سے گرفتار ہوا جس نے گرفتار ہوتے ہوتے بھی ایک گولی چلا ہی دی۔

مہاراجہ کوچ بہار بدہ کے دن دارجیلنگ سے روانہ ہوئے۔ وہ کوہاٹ مین جنرل بگز کو جاملینگے۔

امیر صاحب نے گورنمنٹ ہند کے خط کے جواب مین تحریر کیا ہے کہ سرحدیون کے فسادمین اونکا کوئی تعلق نہین۔ اسکے بانی مبانی فقط ملا لوگ ہین۔ افغان باقاعدہ فوج کا کوئی سپاہی ملا ہدی کے ساتھہ شامل نہین ہوا۔ اور آیندہ کے لئے بھی وہ خود ذمہ واری کرتے ہین کہ کوئی سپاہی شامل نہ ہوگا کل قصور ملاؤن اور بالخصوص ملا ہدا کا ہے۔ ہمارا لاہوری اینگلو انڈین ہمعصر سول اس خط کو کامل اطمینان بخش نہین سمجھتا۔ وہ لکھتا ہے کہ گو یہ ابھی ثابت نہین ہوا کہ امیر صاحب ہی ان فسادون کے محرک ہین۔ تاہم وہ اپنے ذاتی رسوخ سے کام لیکر اس شورش کو بہت جلد فرو کرسکتے ہین۔ لیکن ہمعصر موصوف شاید سراسر مین یہ بھول گیا ہے کہ امیر صاحب کو سوات۔ بونیر۔ وزیرستان و مہمند وغیرہ سے ڈیورنڈ کمشن کے کوئی تعلق نہین رہگیا۔ یہ سب اب انگریزی دایرہ اقتدار مین شامل ہین اور اپنے ملک مین انتظام کرنا گورنمنٹ انگلشیہ کا کام ہے۔ نہ کہ غیر ملک کے فرمانروایون کا۔ سول ایسی رائے دینے سے ایک طرح گورنمنٹ کی ہتک کرتا ہے۔ کہ وہ دوسرون کی امداد بغیر اپنے علاقہ مین بھی امن قایم نہین رکھہ سکتی۔ امیر صاحب کیطرف سے صرف یہ اطمینان کرنا ضروری ہے کہ اونکی توان شورشون مین کوئی سازش نہین۔ جب یہ اطمینان ہوجائے تو پھر امیر صاحب سے کسی قسم کی امداد مانگنا اپنی کمزوری ثابت کرتا ہے۔ اول تو ان بھڑون کے چھیڑنا مناسب ہی نہ تھا۔ اور اونکو امیر صاحب کی زیر حمایت ہی چھوڑ رکھنا چاہیئے تھا۔ لیکن جب ایک دفعہ یہ بلا سر پر لیگئی ہے۔ تو اب نہایت ضروری ہے کہ اسکا انتظام کرکے کل علاقہ کو مضبوطی کے ساتھہ قابو کرنا اور ان آئے دن کے فسادون اور اونکے موجبات کی بیخکنی کرنا لازمی امر ہوگیا ہے۔ موجبات فساد جیسا کہ ہم پچھلے

ہفتہ لکھہ چکے ہین مختلف بتائے جاتے ہین - ولایت کا اخبار سٹینڈرڈ جو انگریزی وزارت کا آرگن ہے یہ سب موجودہ طرز انتظام کی خرابیان بتاتا ہے - جنکا علاج اوسکی رائے مین سب سے بہتر یہہ ہے کہ سرحدی علاقہ کو ایک علیحدہ صوبہ بناکر اوسپر ایک خاص کمشنر جسکے ماتحت کئی اسسٹنٹ ہون مقرر کیا جائے - اور سرحدی قبایل سے تعلقات قایم اور برقرار رکہنے کا کام اوسکے سپرد کیا جائے - لیکن جو وجوہات (نقص انتظام - جور و تعدی - یا ناموزونیت عمال وغیرہ) اب بتائی جاتی ہین - انکی اگر اصلاح بہی ہو جائے تو پہر بہی یہ مسئلہ حل طلب رہیگا - کہ کیا یہ سرحدی قبیلے کبہی بہی غیر کی تابعداری اختیار کرنے اور آزادی سے دست بردار ہونے پر راضی ہو سکتے ہین -

وادی کورم کے قلعہ لوکہارٹ سے خبر آئی ہے کہ ۴ ہم کو پادری بار صاحب کو اونکی خچر دولت زیئی سے علاقہ خانگی مین لیگئی ہے - پادری صاحب اور اونکی خچر کی بازیافت کے لئے کوشش کیجارہی ہے -

۴ ہم اگست کو پانچ سو خچرین مردان سے کوہاٹ اور وادی ٹوچی کو روانہ کیگئین - اسی تاریخ کی خبر ہے کہ ملا ہڈا شبقدر اور قلعہ مچنی پر حملہ کرنیکے لئے مہمندون کو جمع کر رہا ہے - خوشحالگڈہ کے پل پر سو فوجی سپاہی ایک انگریز افسر کے زیر کمان پہرہ پر متعین کئے گئے ہین -

بمبئی کے انگریزی اخبار ٹایمز آف انڈیا مین ایک صاحب فتح علی خان نامی تحریر کرتے ہین کہ امیر صاحب کے کارخانے چودہ رائفلون سے زیادہ ایک دن مین تیار نہین کر سکتے - پہر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ سرحدیون نے امیر صاحب کے کارخانہ کی تیار شدہ اسی ہزار رائفلین خریدی ہین - ان لوگون نے غالباً وہ بندوقین خریدی ہین جو امیر صاحب کو ہزارہ - کافرستان اور علاقہ شنواری وغیرہ سے غنیمت مین ملی تہین - اور جنکی زد ایک سو پچاس گز سے زیادہ نہین ہے -

۴ ہم اگست کو سوات - مالاکہنڈ - پشاور - جمرود - وادی کورم و کوہاٹ اور وادی ٹوچی مین کل ۴۴ ہزار فوج موجود تہی جس مین سے ۳۲ ہزار تازہ فرستادہ اور دس ہزار پہلے سے مقیم تہی -

آفریدیون کے حملہ کی خبر پہونچنے پر ۴۳ کو اڑہائی بجے دوپہر کے وقت گورہ باتری ایک دیسی رسالہ اور ایک دیسی پلٹن پیدل قلعہ بارہ سے درہ خیبر کو روانہ کی گئی جو ساڑہے دس گہنٹون کے بعد پہر واپس آگئی کئی سپاہی پیاس سے راستہ مین بیہوش ہو کر گر گئے - پانی بالکل نایاب تہا - کوہاٹ کو مزید فوج برابر بہیجی جارہی ہے -

۴ ہم کو درہ ملندری کا معائنہ کرنیکے لئے جس سے بونیر کو راستہ جاتا ہے رستم سے دسوان رسالہ روانہ ہوا - درہ کی بلندیون اور دونون طرفون پر غنیم کے پاسبان دکہائے دیئے - اسی تاریخ کہار سے توتے خان کیطرف جو کہار سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے چار کوہی توپین - ایک دستہ سوار ان اور ساڑہے چار کمپنی پیدل فوج لیکر جنرل جفریز صاحب معائنہ کے لئے روانہ ہوئے - اور اتمان خیلیون کی سرحد تک چلے گئے - راستہ مین دہقانی خاطر سے پیش آئے اور کہن واندڈن سے تواضع کی - اتمان خیل پہاڑیون پر دشمن کی کوئی جمعیت دکہائی نہ دی -

آفریدیون نے درہ خیبر پر قبضہ کر لینے کے بعد انگریزی حکام کو کہلا بہیجا ہے کہ اگر انگریز وادی سوات اور سلسلہ کوہ سمانہ کو خالی کر دین محصول نمک مین تخفیف اور آفریدی عورتون کو جو انگریزی علاقہ مین چلی گئی ہوئی ہین واپس کر دین تو ہم لڑائی بند کر دین گے - ورنہ ۱۵ ستمبر سے انگریزی علاقہ پر تاخت تاراج شروع کر دیجائیگی - ۴۵ کو مقام لسکارائی مین جو قلعہ بارہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے چار ہزار آفریدی جمع تہے - اس خبر کے موصول ہونے پر سول پہر سر اسیمہ وار پکار اٹہا کہ امیر حبیب از دست فرمانروا صدیون سے ایشیا مین کوئی نہین ہوا - اسلئے اونکا یہ عذر محض بیہودہ ہے کہ وہ سرحدیون کو نہین روک سکتے - اگر امیر اپنے علاقہ کے باشندون کی نسبت ایسا عذر کرتے ہین تو پہر بیشک وہ بالکل فضول اور غلط ہے - لیکن اگر جیسا کہ اوپر لکہا جا چکا ہے وہ انگریزی علاقہ کے سرحدیون کو روکنے سے معذوری ظاہر کرتے ہین تو وہ بالکل حق بجانب ہین -

بونیر کے تجارت پیشہ بالخصوص ہندوؤن مین یہ افواہ بہت گرم ہے کہ پانچ چہ ہزار وزیر دیش خیلی وزیری کسی رات اچانک حملہ کر کے شہر کو لوٹ لین گے - اور باشندون کو قتل کر جائینگے - اسکے ساتہہ ہی یہ بہی افواہ ہے کہ شیرین دل خان افغان گورنر خوست کے قاصد جو زیادہ تر ملا ہین وزیر دیش خیلون کو در پردہ برانگیختہ کر رہے ہین - اور کورم و خوست والون کے دیکہا دیکہی وزیریون مین بہی جواب تک خاموش تہا ہلچل پیدا ہو گئی ہے - بنون بالکل غیر محفوظ ہے اور سرحد سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر ہے - وہان فوج بہی بہت تہوڑی مقیم ہے - مگر قیاس کیا جاتا ہے کہ وزیریون نے جبکہ اب تک حملہ نہین کیا تو وہ آیندہ بہی محترز رہینگے - علاوہ براین انگریزی ہمعصر کی رائے ہے کہ جو لوگ سرحد پر رہنا پسند کرتے ہین اون کو ایسے خطرات بہی برداشت کرنا ضروری ہے -

پاونیر مین انگلستان کی ایک تار شایع ہوئی تہی کہ جس سرعت و مستعدی مگر نہایت امن و آمان اور خاموشی کے ساتہہ سرحد پر فوج جمع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے وہ نہایت قابل تعریف ہے - اسپر اُسکا ساتہی ایگلو انڈین مسؤل بہت بگڑا ہے اور اوسکا بگڑنا بے محل بہی نہین - ہندوستان مین راس کماری سے پشاور تک ایک ہی ٹرین مین چہہ دن کے اندر فوج پہونچ سکتی ہے اور کوئی ایسی بڑی چہاونی نہین جو ریلوے سلسلہ سے ملحق نہ ہو - بایں ہمہ دو مہینون مین سرحد پر ۳۲ ہزار فوج بدقت تمام جمع ہو سکی ہے اسکے مقابلہ پر ٹرکی نے جو دولت و ثروت اور وسایل نقل و حرکت مین برٹش گورنمنٹ تو بجائے خود ہی ہندوستان سے بہی کچہہ لگا نہین کہا سکتی - چہہ ہفتون کے اندر ڈیڑہ لاکہہ فوج مع کل لوازمات و سامان حرب سرحد یونان پر جمع کر دی تہی - حالانکہ ترکی فوج کو تیسرے حصہ کے قریب پیدل اور باقیماندہ مسافت جہاز اور ریل پر طے کرنی پڑی تہی - مگر سول کی ناخوشگی کی اور وجوہات بہی ہین - جسکو وہ ان الفاظ مین ظاہر کرتا ہے - "یہ امر واقع ہے اور اسکو وہ لوگ جو پس پردہ ہین (یعنی سرکاری راز کے جاننے والے) بخوبی جانتے ہین کہ جہان تک افسران ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے خاموشی کے ساتہہ یا کسی اور طرح کوئی انتظام اجتماع فوج کافی الحقیقت نہین ہوا - آرام کرسی پر تکیہ لگائے ہوئے آرمی لسٹ (وہ سرکاری کتاب جسمین فوجیون اور فوجون کی تفصیل معہ کل مراتب ہوتی ہے) کو ران پر رکہکر نہایت لاپروائی اور بیفکری سے اس نوجملہ یہان سے - اوسکو وہان سے الغرض جو نظر چڑہگئی اوسکو راولپنڈی جانیکا حکم دیدینا ایک ایسا انتظام اجتماع فوج ہے جسکو غالباً ایک نہایت معمولی ذہانت اور قابلیت کا آدمی بہی سرانجام دیسکتا ہے - ..... اور اب عین اس وقت بہی جبکہ ۴۲ ہزار فوج سرحد پر پہنچ چکی ہے اوسکا بہت سا حصہ باربرداری کی قلت کی باعث ایک قدم آگے نہین بڑہ سکتا - اور ہمکو معلوم ہوا ہے کہ کثیر بارکش مویشی کی خریداری کیلئے صرف اب حال مین احکام جاری کئے گئے ہین" - +

۴۵ اگست کا سٹینڈرڈ معاملات سرحد پر مکرر بحث کر کے گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے کہ امیر صاحب جو یقین دلا رہے ہین اوسکو قبول کر لینا ہی دانائی کی بات ہے - امیر ممدوح سخت مشکلات مین گرفتار ہین جنکو مد نظر رکہنا لازمی ہے موجودہ صورت مین اونسے جہگڑا مول لینا ایسی بری پالیسی ہوگی کہ اس سے مدتر ممکن نہین - ڈیلی نیوز لکہتا ہے کہ یہ محض بیہودہ بکواس ہے کہ سلطان المعظم کے قاصد ونے فساد برپا کرائے ہین کل فسادون کی جڑ الحاق چترال ہے - جس سے دیگر علاقون کے باشندون کو بہی خطرہ ہو گیا - گورنمنٹ ہند کی مستقبلہ پالیسی اہم غور و فکر کی متقاضی ہے -

وادی کورم مین ۲۳ کی رات کو سدا کے قریب تار کاٹ دیا گیا - اور موضع بالش خیل اور خود قلعہ سدا پر گولیان چلائی گئین - جن سے صاف ظاہر ہے کہ تیراہ کے ملک فساد انگیختہ کرنے مین کامیاب ہو گئے ہین -

سوات کے پہلے بریگیڈ کے بیمارون اور خالی خچرون کا قافلہ عظیم ۴۵ کو بریکوٹ واپس آیا - ۴۶ کو پہلے اور دوسرے بریگیڈ کی باہمی تبدیلی ہوئی - ۴۵ کو ۲۰ مارٹینی بندوقین جو مالاکہنڈ سے چرائی گئی تہین واپس ملین - میان گل سنا جاتا ہے کہ بہابن پہاڑیون سے علاقہ بونیر کو بہاگ گئے ہین دوسرے بریگیڈ کے افسر اور سپاہی ۵ سیرفی کس کے حساب سے اسباب اپنے ہمراہ تہانہ کو لیجائینگے -

۲۵ اگست کو وادی ٹوچی کے باشندون کی طرف سے چند جرگے انگریزی کیمپ واقع انزر کچ مین آئے مگر چونکہ وہ کوئی قطعی جواب نہ دیسکے - اسلئے سرکاری شرائط کی منظوری یا نامنظوری کی میعاد ۲۷ اگست

تک بڑھا دی گئی ہے۔

بنگال کمان کے تمام افسروں کے نام بتاریخ ۲۰ اگست فی الفور اپنی اپنی رجمنٹوں میں پہنچ جانیکا احکام صادر کئے گئے۔

انگریزی سفیر متعینہ کابل نے نواب والیسرائے کو اطلاع دی ہے کہ ۱۷ اگست کو امیر صاحب نے علم دیا ہے کہ نواب ممدوح کی وہ چٹھی پڑھکر سنائی جسمیں امیر صاحب سے اپنی رعایا کو سرحدی فسادوں کی شمولیت سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ امیر صاحب نے حلفاً بیان کیا کہ میں ہمیشہ انگریزی گورنمنٹ کا دوست رہا ہوں۔ اسکے بعد اوس جواب کا مسودہ پڑھکر سنایا جو امیر صاحب نے والیسرائے کو لکھا تھا۔ دربار بہت بارونق تھا۔ جو خطاب ضیاء الملت والدین کی سالگرہ کی تقریب میں منعقد کیا گیا تھا۔

آفریدیوں کی شرائط پر رائے زنی کرتا ہوا ہمارا ہمعصر رسول اس معاملہ کی تہ میں بھی کسی اور شخص کی سازش کا شبہ رکھتا ہے۔ اور یہ شبہ قدرتی طور پر اوسکو امیر صاحب ہی کی نسبت ہے جو اوسکے خیال میں انگریزی تصرف سوات سے لازمی طور پر دل میں ناراض ہونگے۔ اسکے بعد وہ تحریر کرتا ہے کہ قلعہ ماڑ کی فوج قلعگیر جو سرحدی پولیس کے سپاہی تھے آخری دم تک مقابلہ کرتے رہے علی مسجد کی نسبت عام یقین ہے کہ توپخانہ کے سوا اوسکا فتح کرنا ناممکن ہے۔ مگر چونکہ اُس میں صرف ۵۰ آفریدی یعنی خیبر رائفل کے سپاہی مامور تھے۔ اگر وہ ثابت قدم بھی رہے ہوں تو وہ ہزاروں کا مقابلہ کب تک کر سکتے تھے۔ ہمعصر مذکور انگریزی افسروں کو سخت ملامت کرتا ہے کہ جب جمرود اور پشاور کے نواح میں دس ہزار انگریزی فوج اور ۴۰ توپیں موجود تھیں تو علی مسجد اور قلعہ ماڑ کے سپاہیوں کو کیوں کمک نہ پہنچائی گئی۔ اوسکے خیال میں اس سستی سے انگریزی فوج کی نیکنامی پر بٹہ لگایا گیا ہے۔ اور وہ درہ خیبر کے چھن جانے کا ذمہ دار انگریزی افسروں کو قرار دیتا ہے۔

۴۰ دین پٹھان پلٹن کے جو دو سپاہی مالاکنڈ کے حملہ میں شریک ہونیکے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے وہ کامل تحقیقات کے بعد بالکل بقصور چھوڑے گئے اور رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور افغان سپاہیوں کی وفاداری بخوبی مسلم ہو گئی ہے۔ جو سپاہی رخصت پر سرحد پار اپنے گھروں کو گئے ہوئے تھے وہ سب فساد شروع ہونے پر واپس آ گئے اور اکثر ریزرو سپاہی بھی خود بخود فوجی خدمت کے لئے حاضر ہو گئے۔ کیا سول یا ملٹری افسر کی ہمخیال اغلباً وفاداری کے ایسے کامل ثبوت کے بعد بھی طرہ بش دفس (ترکی ٹوپی) کا وہم چین نہ لینے دیگا؟۔

سٹینڈرڈ کی رائے پر وہ بہت خوشی ظاہر کرتا ہے کہ پولیٹیکل افسروں کا دور دورہ جو پچھلے چالیس برسوں میں کامیاب ثابت نہیں ہوئے ختم ہونے پر آگیا ہے گورنمنٹ کو لازم ہے کہ ان علاقوں کو متعدد اضلاع میں تقسیم کرکے کل باشندوں سے ہتھیار لے لئے جائیں۔ اور کسی قسم کا ہتھیار یا تو بہر بار دور رکھنا بھی سنگین جرم قرار دیدیا جائے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسکے بغیر کوہستانی آبادیوں میں امن قایم رکھنا مشکل ہے۔ اور گو اس امر کے سرانجام میں زر خطیر صرف اور کثیر فوج کی ضرورت ہوگی۔ مگر اس سے اب کوئی مفر نہیں رہگیا۔ اوسکی یہ رائے بیشک بہت درست ہے۔ اور یہی تدبیر تیر بہدف ہو سکتی ہے۔ لیکن جب دوسری تدابیر بھی چارہ جوئی کرنا چاہیں تو اونکی کیوں مزاحمت کیجاتی ہے کیا کوہستانی آزمیغا اور کریٹ کے سرکش بھی اسی سلوک کے مستوجب نہیں ہیں؟۔

لنڈی کوتل آفریدیوں نے ۲۴ کی صبح کو لنڈی کوتل پر حملہ کیا۔ خیبر رائفل کا گیریژن (قلعہ نشین فوج) ۲۵ کے دس بجے صبح تک مقابلہ کرتا رہا۔ اسوقت آفریدی قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اور دو گھنٹہ تک قلعہ کے اندر سخت لڑائی ہوتی رہی۔ قلعہ فتح ہونیکے بعد جلا دیا گیا۔ غازی بکثرت قتل ہوئے خیبر رائفل کا نقصان ابھی معلوم نہیں ہوا۔ البتہ ایک صوبیدار قتل اور ایک زخمی ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غنیم اسکے بعد منتشر ہو گیا۔ اور پھر ۱۵ ستمبر کو جمع ہونیکا ارادہ رکھتا ہے۔

آفریدیوں نے بازار کو بھی اچھی طرح سے لوٹا۔ کپتان بارٹن پولیٹیکل اسسٹنٹ کا مال اسباب بھی جسمیں کئی رائفلیں اور چاندی کی سلاخیں تھیں لوٹ لی گئیں۔ صاحب موصوف یہ چیزیں وہیں چھوڑ کر جمرود آئے تھے۔

۲۶ کو کل بیمار کیمپ بری کوٹ سے (جہاں پہلا بریگیڈ گیا تھا) کہار پہونچگئے۔ اسی تاریخ پانچ سرکاری مخبرین اور نو رائفلین سواتیوں نے واپس کمین۔ تاریخ مذکور تک کل ۳۰ مارٹینی اور ایک سنائیڈر دشمن نے حوالہ کمین۔ جنرل بلڈنے درہ کارہ کئی کا معائنہ بھی اسی دن کیا۔ یہ درہ باریکوٹ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے اور بونیر کو جاتا ہے۔ جس وقت سرکاری فوج پہونچی۔ صرف چار آدمی تھانہ پر موجود تھے۔ جو بھاگ گئے۔ مگر پھر جلدی ہی ۵۰ کے قریب بونیری جھنڈے لئے ہوئے درہ کے دہانہ کی دونوں طرف پوزیشن پر جمع ہو گئے۔

رستم کی فوج نے درہ ملندری کیطرف جو گشت کی تھی۔ اوس سے بونیریوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بونیریوں کے دونوں بڑے حصوں نے فی الفور اپنے جرگوں کو جمع کرکے تا بمقدور انگریزوں کا مقابلہ کرنیکی قسم کھائی۔ ان بڑے جرگوں کے بعد ہر ایک قبیلہ کے جرگہ نے علیحدہ علیحدہ جمع ہو کر مختلف دیہات کے باشندوں کو مختلف دروں کی حفاظت پر مامور کر دیا ہے چنانچہ درہ ملندری پر ۲۶ کی شام کو دشمن کی جمعیت بہت زیادہ موجود پائی گئی۔ بونیری خود اپنے دیہات سوری ملندری اور بٹاؤ ملندری پر جو درہ سے دو انگریزی علاقہ کی طرف واقع ہیں۔ مورچہ بندی کر رہے ہیں۔ اونکو شبہ ہے کہ ان دیہات نے پچھلگشت کے موقعہ پر سرکاری فوج کو امداد دی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ چند ہندوستانی بونیریوں کو سرکاری کیمپ (رستم) پر رات کے وقت حملہ کرکے پٹرتلے کے لئے برانگیختہ کر رہے ہیں۔ لیکن کیمپ مذکور ایسا محفوظ ہے کہ بصورت حملہ دشمن کی خوب تواضع کیجائیگی۔ بونیریوں کا جرگہ ڈاگر کے سردار امبارث خان کی زیر صدارت جمع ہوا تھا۔ پٹاؤ ملندری کے باشندے اپنے بھائیوں کی دھمکی سے ڈر کر دوسرے ہی دن اونکے ساتھ جا ملے۔

۲۷ اگست کو سرحد سے مندرجہ ذیل خبریں موصول ہوئیں۔ شب قدر میں سب طرح سے امن رہا۔ مدیات سوات کی دائیں جانب کے بالائی سواتیوں نے بیس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کر دیا ہے۔ بنگال کمان کے افسروں کو نے الفور حاضر ہونیکی بجائے ۳۶ گھنٹوں کی مہلت دیگئی ہے۔ قلعہ لوکہارٹ میں ۲۶ کی شام کو خبر پہونچی کہ وادی کورم کے قبایل ماموزئی۔ علی شیرزئی۔ علی خیل اور اورکزئیوں کی جماعت کثیر سرحدی پولیس کی چوکی شنوری پر جو گلستان سے نیچے ہے حملہ کرنیوالی ہے۔ گلستان ہر ساری رات سخت آتشباری کی آواز سنائی دیتی رہی۔ وہاں ایک انگریز افسر کے زیر کمان ۱۳۰ سکھ سپاہی ہیں۔ ۲۷ کی صبح کو گلستان سے اوپری طرف بری پیمانہ پر غنیم دکھائی دیا۔ میجر صاحب ساٹھ سپاہی لیکر معائنہ کرنے گئے۔ مگر دشمن کی تعداد زیادہ دیکھکر مجبوراً واپس لوٹ آئے۔ تھوڑی دیر بعد کرنیل واگھم ڈیڑھ سو سپاہی لیکر قلعہ لوکہارٹ سے گلستان پہونچگئے۔ مگر پھر بھی دشمن کی تعداد کثیر ہونے کی وجہ سے جو دو میل میں پھیلی ہوئی تھی۔ مقابلہ نہ کیا گیا اور ہنگو کو کمک کے لئے مارچ کیا۔ قلعہ لوکہارٹ سے دوپہر کے وقت دو لفٹننٹ نصف کمپنی لیکر دشمن کی متفرق جماعتوں پر حملہ آور ہوئے جو گولیاں چلاتا ہوا پسپا ہو گیا۔ لفٹننٹ بیسر سخت زخمی ہوئے۔

۲۷ کو کوہاٹ سے پشاور اطلاع دی گئی کہ دشمن نے سمانہ کیطرف حملہ کر دیا ہے۔ درہ کوہاٹ کو راستہ جلد کمک بھیجو۔ چنانچہ ۲۹ کو ایک رجمنٹ پیدل ایک سالہ اور ایک گورکھا رجمنٹ کرنیل گارڈن کی زیر کمان روانہ کر دیگئی ہیں۔ بالائی سوات کی فوج سے بارکش ہوشی کوہاٹ کی فوج کو بھیجا جا رہا ہے۔ پہلی فوج کے لئے کرایہ پر چھکڑے لئے جا رہے ہیں۔

رسول کا سوانحی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس انتقال پر ہمکو ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ مفاد عامہ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اور علاوہ بریں ہوشی وغیرہ کا کوہاٹ جانا اس سے بہتر ہے کہ چالاک پٹھان انکو لوٹ لیجائیں۔ مردان۔ کہار۔ نوشہرہ میں باوجود سخت احتیاط کے جانوروں میں منھ کھر کی بیماری موجود ہے اور کہار میں اونٹوں میں خارش بھی پھیلی ہے چکدرا کے رستہ خان دیر کی مدد کیلئے اچ کو کچھ فوج بھیجی جائے گی۔

کوہاٹ اور بنوں کے درمیان رات کے وقت ڈاک کی تانگوں کا چلنا بند کر دیا گیا ہے۔ ۲۸ کو سرکاری فوج کے چند دستے وزیری جماعتوں کی گرفتاری کیلئے مختلف اطراف میں بھیجے گئے۔ ایک کو چار وزیری ملے کچھ دیر گولیاں چلتی رہیں پھر وزیری غایب ہو گئے۔ شیرانی سے جو چالیس بیمار گھوڑے میران شاہ کو بھیجے گئے تھے وہ اب روبصحت ہیں۔ آفریدیوں کی سرکشی کے متعلق پادیئر اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ گورنمنٹ کو حتی الامکان بہت جلد اور نہیں سخت ترین سزا دینی چاہیئے۔ خواہ اسی کام کے لئے بیس ہزار فوج درکار ہو۔ پادیئر کے مشورہ پر غالباً عمل کیا جاویگا۔ چھٹی مدراس انفنٹری کو بنگلور سے تا بمقدور بہت جلد کوہاٹ پہونچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس رجمنٹ میں دو کمپنیاں مسلمانوں کی۔ ایک تاملوں کی۔ دو تلنگوں کی اور تین مخلوط ہیں

محمدن ریڈنگ روم وائمبارڈی:- اس ریڈنگ روم کے متعلق چند تجویزین اخبار وکیل امرتسر مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء مین جناب شاطر صاحب نے شایع کی ہین - ہم انکی ہمدردی خیرخواہی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ہمارے ریڈنگ روم کے ممبرون مین انکو ایک اعلی درجہ کے پرجوش ممبر سمجھتے ہین مگر افسوس ہے کہ ریڈنگ روم کے موجودہ حالات انکی تجویزونپر کاربند ہونیکے مقتضی نہین - ہم ان موانعات کو جو انکی تجویز کے مقابل مین عرض کئے بغیر نہین رہ سکتے یقین ہے کہ جناب شاطر صاحب کو اس مضمون کے دیکھنے سے حتی الامکان تشفی ہوجائیگی اور ہمین بار ثانی اس بارہ مین خامہ فرسائی کی ضرورت نہ پڑیگی - پہلی تجویز جناب موصوف کی یہ ہے کہ انجمن اشاعت الحسنات جو محلہ گوبند پور مین ہے اسے بھی اس ریڈنگ روم کے ساتھ ملحق کردیا جائے - اسمین کچھ شک نہین کہ یہ اچھی تجویز ہے بشرطیکہ دونون کے اغراض متحد ہون - محمدن ریڈنگ روم مین فی الحال بجز اخبار بینی کے اور کوئی غرض نہین - برخلاف اسکے انجمن اشاعت الحسنات کے متعدد اغراض ہین اسلئے دونون کا الحاق ہمارے نزدیک ایک امر غیر ممکن ہے - بیشک ایک شہر مین ایک ہی غرض کے لئے دو انجمنون کا ہونا ایک طرح کی قباحت ہے لیکن جب اغراض جدا ہون تو علیحدہ رہنے سے کوئی ہرج نہین - دوسری تجویز - کارخانہ کتب اور اسٹامپ فروشی ریڈنگ روم کے ذریعہ سے جاری ہو تو بہتر ہے - جناب شاطر صاحب نہین معلوم کہ کارخانہ کتب سے آپکا کیا مطلب ہے - اگر اخبارون کی طرح کتب بینی مقصود ہے تو آپ خاطر جمع رکھیے کہ عرصہ قریب مین ایک عمدہ کتب خانہ ریڈنگ روم مین قایم ہونیوالا ہے - اگر اس سے کتب فروشی مراد ہے تو بڑی حیرت کا مقام ہے کہ یہان کے کتب فروشون کی حالت اور قدردانی علم کا اندازہ جاننے کے باوجود آپ ایسی تجویز بتلا رہے ہین - رہی اسٹامپ فروشی یہ ممکن نہین کہ خاص ریڈنگ روم کے لئے سرکار سے اسکا کوئی بندوبست ہوسکیگا ولو بالفرض بہزار دقت بندوبست ہوا تو بھی اسکی کوئی ایسی معتدبہ آمدنی نہین جو ممبران ریڈنگ روم کے قابل التفات ہو - ہم آپکو اطمینان دلاتے ہین کہ فی الحال اس ریڈنگ روم کے آمدنی کے لئے ممبرون کے ماہانہ چندہ کے علاوہ اور بھی چند عمدہ عمدہ وسایل زیر نظر ہین - جنکا عرصہ قریب مین ظہور ہوگا - انشاء اللہ کسی آیندہ پرچہ مین ہم اسکی تشریح کرینگے - واقعی آپ جیسے پرجوش معاونون کی اسمین شرکت ہے تو پھر کارپردازان ریڈنگ روم کو فکر ترقی کی کیا ضرورت - تیسری تجویز - ریڈنگ روم کیطرف سے ایک کمیٹی چندہ مظلومان کریٹ کیواسطے تیار کیجائے - آپ خوب جانتے ہین - کہ ایسے نیک کامون کے لئے وائمبارڈی کے ہر مسجد کی جماعت بجائے خود ایک مستقل کمیٹی ہے - ریڈنگ روم کی کمیٹی اسکے روبرو کوئی فروغ نہ پائیگی - اسلئے کوئی کمیٹی اسکے لئے مقرر کرنے کی چنداں ضرورت نہین - ہان حتی الامکان ممبران ریڈنگ روم فرداً فرداً اس امر کی سعی کر رہے ہیں - آیندہ بھی حتی الامکان سعی بلیغ کرینگے - اب ہم آپسے امید رکھتے ہین کہ ہمیشہ آپ ریڈنگ روم کے بارہ مین قلمی تائید سے دریغ نہ فرمائین گے +

راقم

ایک ممبر ریڈنگ روم - ق - ب - ب

بغداد شریف:- ڈاکخانہ بغداد کی نسبت کچھ شکایت ۲۱ جون کے پرچہ وکیل مین شایع ہوچکی ہے - امید کہ صاحب ڈایرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند و صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر بمبئی اسپر غور فرماکر پبلک کو ضرور ممنون و مشکور فرماوین گے - ایک شخص کا بک پیکٹ ویلیو پے ایبل قیمتی عصہ ۱۴ بغداد کے ڈاکخانہ مین آیا اور اطلاعی کارڈ بھی اوسکو مل چکا تھا جسمین یہ تفصیل درج تھی قیمت کتاب ۱۲ر کمیشن ۲ر محصول ۲ر میزان عصہ ۱۶ لیکن مرسل الیہ کو عصہ ۱۴ دکھلائے گئے - اوسنے جواب دیا کہ اشتہار مین قیمت کتاب ۱۲ر لکھی ہے - اور ۲ر محصول کے ایکروپیہ دیکر پارسل لے لیتا مگر اب ۶ر زیادہ ہین - لہذا پارسل فرستندہ کو واپس کردیجئے - مین پارسل لینیسے انکاری ہون - جب یہ کہکر ڈاکخانہ سے باہر نکلا - تو کلارک ڈاکخانہ نے آواز دی کہ آؤ پارسل لیجاؤ - تب ایکروپیہ دیکر پارسل لے لیا - چٹھیون کی حالت نہایت خراب ہورہی ہے - کیونکہ اول تو یہان کوئی چٹھی رسان نہین ہے جو آرام سے چٹھیان مل سکین - اور دوسری اگر لوگ خود جاکر پوچھتے ہین تو تہرڈ کلارک مسمی ساسون یہودی نہایت سختی سے جواب دیتے ہین - حالانکہ ڈاکخانہ کے محکمہ مین ایسا نہ چاہیئے - تیسرے ہندی چٹھیون کے پڑہنے والا کوئی کلارک ڈاکخانہ بغداد مین نہین ہے - پوسٹماسٹر صاحب گو انگریز ہین اور سیکنڈ کلارک پوطرس بغدادی نصاریٰ ہے - اور تہرڈ کلارک ساسون یہودی ہے - لہذا ہندی چٹھیون کی مٹی خراب ہورہی ہے - کوئی ہندی کلارک ڈاکخانہ بغداد مین نہیں - حالانکہ گورنمنٹ برطانیہ کلان کی ہندی رعایا یہان ۵۰۰ نفوس سے کم نہین ہوگی - محمد حسین صاحب ولی خاص ہز اکسلنسی عطاء اللہ پاشا گورنر عراق کی اکنالج منٹ خاص ڈاکخانہ بغداد مین تین ماہ پڑی رہی - باوجودیکہ اکنالج منٹ پر انگریزی خط مین لکھا ہوا تہا - اگر فارسی ہندی خط ہوتا تو خدا معلوم کتنی دیر ڈاکخانہ مین رہتی - خصوصاً مسکینونکی چٹھیات جو کہ نہایت خراب ہوتی ہین اسکے دو سبب ہین ایک ہندی خط یعنی اردو کا نہ پڑہ سکنا - دوسرا سستی اول درجہ کی - لہذا صاحب پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کیخدمت مین گذارش ہے - کہ اس ڈاکخانہ کے پوسٹماسٹر اور ہر دو کلارک کی تبدیلی ہوجاوے - تو یہان کے ڈاکخانہ کی حالت ٹہیک ہوسکتی ہے - علاوہ اسکے ایک کلارک ہندی یعنی اردو پڑہنیوالا ہو خواہ پنجابی ہو خواہ ہندوستانی کیونکہ سوا ہندوستانی اور پنجابی کے اردو زبان نہین پڑہی جاتی اگر ہندو بابو یہان آنا پسند نکرے کیونکہ یہان ہندو دہرم کا کوئی مستفس دیکھنیکو نہین تو ایک مسلمان کلارک پنجابی یا ہندوستانی یہان بھیجا جاوے تو ہندی جو کہ رعایا گورنمنٹ انگلشیہ ہین انکی چٹھیان بآسانی مل سکیں گی اور ہماری اس شکایت پر اگر سفیر انگریزی مقیم بغداد بھی غور فرماوینگے تو نہایت غربا پروری ہوگی -

بغداد مین آجکل قتل کی وارداتون کی افواہین گرم ہورہی ہین - ۲۷ - تاریخ جولائی کو ایک عورت محلہ ادنیا مین شیر فروشون کے گہرون کے نزدیک اپنے کسی آشنا کے ہاتھ سے قتل ہوئی اسی تاریخ کو ایک اور واردات بھی ہوئی ایک سپاہی جس کیواسطے گورنمنٹ سے بھی حکم ہوچکا تہا کہ اگر کوئی شخص اسکو پکڑلاوے اور اگر پکڑنے کی کوشش مین جان سے مار دے اُسکو خون معاف کیا جاویگا - سپاہی مذکور کے ہمراہ دو شخص دوسرے بھی ہین - کئی ایک دفعہ ایسی ایسی وارداتین ان تینون کے ہاتھون سے ہوئی ہین ہمیشہ خون کرکے بھاگ جایا کرتے تہے یہ سپاہی بھی ایک فوجی سپاہی کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا - اور بھی چند وارداتین ماہ صفر مین ہوچکی ہیں -

بہ سبب گرانی غلہ کے بغداد سے باہر جانیکی سخت ممانعت ہے کیونکہ یہان روز بروز گرانی بڑھتی جاتی ہے - ترکیف کیطرف سے جو کہ قریب کوردستان کے ہے ترکیفی لوگون کے چند قافلون کی آمد آچکے ہین اور سب نصاریٰ ہین - معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اُس ملک مین نصاریٰ زیادہ ہونگے بغداد کے لوگون کے پاس بے تنخواہ نوکر رہتے ہین بس روٹی پر کفایت کرتے ہین +

ترکی اخبار صباح رقمطراز ہے کہ گفتگوے مصالحت کو باحسن وجوہ ختم ہونیکی امید ہوجانے سے - کریٹ کی حالت بھی سنبھلنی شروع ہوگئی ہے - بغاوت کا اصل منبع یعنی معتمدانہ کمیٹی شکست ہوگئی ہے اور اوسکی پھر دوبارہ قیام کے روکنے کے لئے مستعدی سے انتظام ہورہا ہے - یہی اخبار ایک دوسرے لیڈنگ آرٹیکل مین اون فواید کا ذکر کرتا ہے - جو ٹرکی کو جنگ یونان سے حاصل ہوئی ہین - وہ لکھتا ہے کہ ٹرکی کو فقط دشمن پر فتوحات جنگی ہی حاصل نہین ہوئین بلکہ سب سے بڑی فتوحات پولیٹکل ہین - جو لڑائی کے بعد حاصل ہوئین - سلطان المعظم نے اپنی فوجکی ترتیب و درستی مین جسکی بہادری ضرب المثل ہے جو مسلسل کوششین کی تہین وہ فائز بمرام ہوئی ہین - اس لڑائی سے ترکی عساکر کی شان مین اور اضافہ ہوگیا ہے - اور واضح ہوگیا ہے کہ فوجکی درستی کے لئے امیر المومنین کی سرگرمی بالکل حق بجانب اور نہایت ضروری تہی - اس لڑائی سے ٹرکی کو اخلاقی طور پر بھی کچھ کم فایدہ نہین پہونچا - سلطنت عثمانیہ پر عام کمزوری - فوجکی بدنظمی اور دیوالیہ پن وغیرہ کے جو الزام لگائے جاتے تہے وہ سب بے بنیاد ثابت ہوگئے ہین - اور یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ سلطنت عظمی یونان ایسے حقیر ملک کی گوشمالی کے لئے ہی نہین بلکہ اپنے مخالفین مین سے سب سے زبردست کو بھی سزا دینیکی

+ اس مضمون سے ظاہر ہے کہ ٹرکی نے اس جنگ مین جو فتوحات حاصل کی ہین وہ صرف یونان پر ہی نہین ہین بلکہ اگر یورپ کی تمام دول یورپ بھی اسکے مقابل مین آتین تو بھی ٹرکی کو شکست نہ ہوتی - اور اسکی فوج اسی طرح فتح یاب ہوتی - اور اسکی فوجی طاقت کا سکہ سب پر بیٹہ جاتا - ایڈیٹر

تار کی خبریں مع مختصر حواشی

لنڈن - ۲۱ - اگست - شہزادہ یارک اور انکی بیگم صاحبہ کی ڈبلن میں ہر جگہ نہایت تپاک سے آؤبھگت ہوتی رہی ہے - مگر سیوسنیلسٹی نے کسی معاملہ میں حصہ نہیں لیا اور وہ بالکل الگ تھلگ رہی ہے پبلک مجالس کی سپاس ناموں کے جواب میں شاہزادہ صاحب نے امید ظاہر کی کہ یہ میری آخری ملاقات نہوگی

لنڈن ۲۲ - اگست ٹرنسوال **پھر گڑبڑ** - مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیہائے انگلستان نے ۱۰ اگست کو دارالعوام میں جو تقریر کی تھی اسپر ٹرنسوال کی پارلیمنٹ میں مباحثہ ہوا - مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں بیانکیا تھا کہ شاہنشاہی طاقت اور ماتحت ریاست کے باہمی تنازعات کو اجنبی طاقتوں کی ثالثی پر چھوڑنیکا خیال بالکل فضول ہے - اس تقریر پر مسٹر دولمرانس ایک سربرآوردہ ڈچ ممبر نے بڑی زور سی نکتہ چینی کرکے بیانکیا کہ انگلستان ٹرنسوال پر کوئی شاہنشاہی اقتدار نہیں رکھتا +

لنڈن - ۲۲ - اگست **امریکہ و ہسپانیہ** - گورنمنٹ امریکہ نے اپنے نئے سفیر متعینہ دربار ہسپانیہ کو ہسپانیہ سے یہ سلسلہ جنبانی کرنے کی ہدایت کی ہے کہ بغاوت کیوبا کیوجہ سی جو تنازعات برپا ہوئے ہیں اُن کی تصفیہ کے لئے کمیشن مقرر کیجاوے +

لنڈن - ۲۱ - اگست - شاہ سیام انگلستان سے جرمنی کو روانہ ہوگئے ہیں +

لنڈن ۲۳ - اگست - امریکہ میں گندم کی گرانی سے جسکا بہاؤ فی بشل ایک ڈالر ہوگیا ہے سخت گھبراہٹ پھیل رہی ہے ڈالر = سوا دو روپیہ - بشل ۴۰ سیر - فرانس میں بھی روٹی کا نرخ گراں ہوگیا ہے اسلئے اجناس کی محصول درآمد کی معطلی کیلئے عام تحریک شروع ہوگئی ہے +

ایضاً گفتگوئے مصالحت - لارڈ سالسبری نے دول کو روبرو تجویز پیش کی ہے کہ یونان کو تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے قرضہ لینے میں امداد دیجائے - اس کے عوض میں دول یورپ ملک کے اسقدر محاصل کو اپنی نگرانی میں کریں جو سود کی بروقت ادائیگی کے لئے کافی ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۳ - اگست **روس و فرانس** - پریسیڈنٹ فار آج قصر پیٹرہوف (سکن زار) میں پہنچے - زار نے شاہی کشتی پر مقام کرانسٹاٹ (سینٹ پیٹرزبرگ کا بندرگاہ جو وہاں سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ بالٹک کے کنارہ پر واقعہ ہے) اُسکا استقبال کیا - پریسیڈنٹ کے ورود پر روسی بیحد خوشی اور پرجوشی ظاہر کر رہے ہیں +

لنڈن ۲۳ - اگست فرانسیسی شہزادہ ہنری ڈی اورلینز صحتیاب ہوگئی ہیں وہ بہ آئندہ میں فرانس سے پھر چل کو جائینگی

ایضاً - مہاراجہ کپورتھلہ سی کل زار روس نے قصر پیٹرہوف میں خاص طور پر ملاقات کی +

لنڈن ۲۴ - اگست **گفتگوئے مصالحت** - دول یورپ نے لارڈ سالسبری کی تجویز سے اتفاق کیا ہے اور اب یونان سی دریافت کر رہی ہیں کہ وہ تاوان جنگ کے لئے کونسے محاصل کو مختص کرسکتا ہے +

ایضاً - **روس اور فرانس** - پریسیڈنٹ فار کے اعزاز میں شب گذشتہ پیٹرہوف میں جو عظیم الشان دعوتی گئی تھی - اُسمیں جام صحت نوش کرتے وقت فریقین کیطرف سے بیانکیا گیا کہ اس ملاقات سی وہ مضبوط تعلقات جنسی دونوں ملک وابستہ ہیں اور بھی گہرے ہوگئے ہیں - مگر کسی تقریر میں بھی "اتحاد" کا لفظ استعمال نہ کیا گیا +

ایم ہانوٹو وزیر خارجیہ فرانس اور کونٹ مورا ویف وزیر خارجیہ روس بمقام سینٹ پیٹرزبرگ متواتر طول طویل صلاح و مشورے آپس کرتے رہے ہیں +

ایضاً انگلستان میں بھی گیہوں کا بہاؤ چڑھجانیسے تشویش پیدا ہوگئی ہے - بعض مقامات میں نرخ فی کوارٹر ۳۲ شلنگ ہوگیا (کوارٹر = ۷ من اور ۳۲ شلنگ آجکل کے نرخ تبادلہ کے مطابق ۲۴ روپیہ کے برابر ہوتے ہیں

۳۱ جولائی کو ولایت میں ۲۸ شلنگ اور ۳۱ اگست میں ۲۴ شلنگ فی کوارٹر تھا گرانی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس برس پچھلے سال کی نسبت ۳۳ لاکھ ۵۰ ہزار اور ۱۸۹۵ء کی نسبت ۶۵ لاکھ ۶۰ ہزار کوارٹر گندم کی کم پیداوار ہوئی ہے اڈیٹر +

لنڈن - ۲۴ - اگست **مہم نیل** - وادی حلفہ سی ۱۳۷ میل بجانب جنوب صحرا میں جو چابات رکھوں کو ذریعہ سی تیار کئی گئی تھے - وہ بہت اچھی طرح کام دی رہے ہیں - عرب انکو دیکھکر سخت متعجب ہو رہی ہیں اور پیشگوئی کرتے ہیں کہ اُنسے ملک کی کایا پلٹ ہوجائیگی (یعنی آبپاشی میسر ہوجانیسے صحرا گلزار بن جائیگا)

کئی درویش مفروین بڑی خوشی سی ریلوے لائن پر کام کر رہی ہیں یہ لائن ابوحمد کیطرف ۱۳۷ میل تک تیار ہوگئی ہے

لنڈن ۲۵ - اگست **گفتگوئے مصالحت** - جرمنی نے تاوان جنگ کے متعلق گورنمنٹ یونان سی سلسلہ جنبانی کرنیسے انکار کردیا ہے تاوقتیکہ صلح کی ابتدائی شرائط پر دستخط نہ ہوجائیں فرانس اور روس لارڈ سالسبری کی تجویز کی طرفداری پر مائل ہیں اور آسٹریا جرمنی کا طرفدار ہے +

پریٹوریا (دارالخلافہ ٹرنسوال) ۲۶ - اگست - چچا اومپال پریسیڈنٹ کروگر نے آج ووکسراڈ پارلیمنٹ ٹرنسوال میں تقریر کرتے ہوئے بیانکیا - کہ انگلستان کو ٹرنسوال پر اب کوئی شاہنشاہی اقتدار نہیں رہگیا - تاہم ٹرنسوال معاہدہ لنڈن کو کلیتاً برقرار اور انگلستان سی اور کل دنیا سی دوستانہ تعلقات قایم رکھنے کا خواہشمند ہے +

لنڈن ۲۵ - اگست - انجنیروں کی تنازعہ کیوجہ سے انگلستان میں اسوقت ۵۰ ہزار کاریگر بیکار ہیں +

لنڈن - ۲۶ - اگست - پریسیڈنٹ کروگر کی تقریر پر اے زنی کرتے وقت انگلستان کی اخبارات خفگی ظاہر کرنیکی بجائے اُسکے بیان کو پانی کے گھونٹ کیطرح پی گئی ہیں اور تحریر کر رہی ہیں کہ جس صورت میں پریسیڈنٹ موصوف معاہدہ لنڈن کو برقرار تسلیم کرتا ہے تو پھر خالی الفاظ پر جھگڑا کرنا فضول ہے مگر کیا ان اخبارات کو یقین ہے کہ چچا اومپال کا انگلستان کے شاہنشاہی اقتدار کے وجود سے انکار کرنا معاہدہ لنڈن کی تنسیخ کا پیشخیمہ نہیں ہے اور کیا وہ گرگ کہن انگلستان کو کسی شکل سی مخمصہ میں گرفتار پاکر معاہدہ مذکور سے بھی صاف انکار نہ کرجائیگا - وکیل) +

لنڈن ۲۶ - اگست - **روس و فرانس** - روسی فرانس کیتہا مستحکم دوستی رکھنے کا عجیب و غریب طریقوں سے اظہار کر رہی ہیں - وہ فرانسیسی ملاحوں سی دجو پریسیڈنٹ کی کشتی اور اُسکے محافظ آہن پوشوں پر مامور ہیں) بازاروں میں بغلگیر ہو رہی ہیں - اور فرانسیسی افسروں کو پھولوں سی لاد رہی ہے - اُنکی یہ پرجوشی جنوں کی حد تک پہنچگئی ہے + کل بمقام کراسنا سیلو فوج کا عظیم الشان جائزہ لیا گیا - اور زار نے ایک گھنٹہ تک مانشیو ہانوٹو اور کونٹ مورا ویف سی تخلیہ میں مشورہ کیا

آج زار اور زارینہ دشہنشاہ بیگم ہنے بمقام کرانسٹاٹ فرانسیسی کروزر جہاز موسومہ پوتھنان پر پریسیڈنٹ کیساتھ کھانا تناول کیا اسموقعہ پر زار نے اپنی تقریر میں بیانکیا کہ پریسیڈنٹ فار کی اس ملاقات سی روسی فرانسیسی دونوں دوست اور متحدہ قومیں ایک نیا رشتہ پیدا ہوگیا ہے اور یہ دونوں قومیں اپنی پوری طاقت سے امن قایم رکھنے کا عزم بالجزم رکھتی ہیں [اس دعوت سے پہلے فریقین کی تقریروں میں "اتحاد" کا لفظ نہ آنیسے انگریزی اخبارات بہت خوش ہو رہی تھے - مگر افسوس زار نے اس موقعہ پر یہ لفظ استعمال کرنیسے اُنکی خوشی کو زائل کردیا وکیل]

ایضاً - ولایت میں گیہوں کا نرخ کسی قدر گر گیا ہے - مگر فی کی قیمت فرانس و انگلستان میں گراں ہوتی جارہی ہے صوبجات متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں وہانکی ضروریات سے جسقدر زیادہ پیداوار ہوتی ہے وہ اگر کل یورپ میں آجائے پھر بھی اُسے اسی لاکھ کوارٹر کی احتیاج باقی رہتی ہے +

ایضاً - انگریزی فخانی جہاز کلینگل جبرالٹر کے قریب دوسرے جہاز سی ٹکرا کر چٹان پر بیٹھ گیا ہے اور اُسے سخت نقصان پہنچا ہے مسافر اور اہل جہاز تمام بچالئے گئے - یہ جہاز دوسرے دن تیرایا گیا اور جبرالٹر پہنچا دیا گیا -

لنڈن - ۲۷ - اگست - **مہم نیل** - ابوحمد سی خبر آئی ہے کہ ایک گنبوٹ وہاں پہنچگیا ہے اور پانچ دوسری آبشار کے سب سے خطرناک حصہ سی گذر گئی ہیں - نیل کا پانی برابر چڑھ رہا ہے +

ایضاً - فرانس و روس - پریسیڈنٹ فار کرانسٹاٹ سے وطن کیطرف واپس ہوگئے ہیں - واپسی پر بھی دریائی راستہ اختیار کیا گیا ہے

ہندوستان کی خبرین

موضع دوکہڑی تحصیل میانوالی ضلع بنون میں سمی سلطان ولد لوا ذات پٹھان سکنہ موضع مذکور کا ایک بیل تہا جو اوسنے چند روز سے خریدا تہا - وہ بیل اوسکو نہایت عزیز تہا - اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا - اوسنے اوسکو حلال کرکے خیرات دیدیا - اوس کے چرم کو اوسنے کوٹھہ مین رکھا اور دروازہ بند کرکے حسب معمول معہ عیال باہر رہا - رات کو دیکہا کہ اندر کوٹھہ کے روشنی ہو رہی ہے دروازہ کہولکر بغور دیکہا تو اوس چرم پر روشنی بطور چراغان ہو رہی ہے - اوسنے زوجہ خود و ہمسایگان کو دکہایا علے ہذا القیاس سب نے دیکہا اور حال نیک بتلایا - دوسری شب کو گرداگرد کی مواضعات کے لوگ تماشا دیکہنے آنے شروع ہوئے - اور سب نے بچشم خود دیکہا کہ واقعی دوسری شب بہی وہی حال ہے - مگر دوسری شب روشنی کم تہی - کہتے ہین کہ اول شب ایسی روشنی تہی کہ سارے کوٹھہ مین چہوٹی چہوٹی چیونٹی اور سوزن وغیرہ نظر آتی تہین گویا روز روشن تہا - مالک چرم نے اوس چرم کو بطور متبرک گہر مین رکہدیا ہے اور اوس کے مصلے بنانے کا ارادہ ہے +

اگرچہ چاروں طرف سے کافی بارش ہوجانیکی خبرین آرہی ہین - مگر تا حال نرخ غلہ مین افزونی نہین ہوئی - اس پر طرہ یہ ہے کہ چاندی کے نرخ مین روز افزون کمی ہو رہی ہے - اُن بیچارے غریب آدمیون کی حالت ناگفتہ بہ ہے جو کہ بازار مین زیورات کو بیچکر روپیہ کے عوض لیتے ہین - گورنمنٹ عالیہ کو توجہ فرماکر ہزارہا مخلوق خدا کو اس بربادی سے بچانا چاہیئے +

ریاست منڈی مین گیہون ۲۵ روپیہ کی بیس سیر - چاول ۱۳ سیر - اور گہی دو سیر بکتا ہے +

ضلع جہلم کی مشہور خانقاہ چوہا سیدن شاہ کی گدی نشینی کے مقدمہ کا چیف کورٹ مین فیصلہ ہوگیا ہے - پچہلے گدی نشین کے مرنے پر ایک متصلہ خانقاہ کا گدی نشین حکام ضلع کی امداد سے ایک بضابطہ انتخاب کے زور سے خانقاہ پر قابض ہوگیا - متوفی گدی نشین کے بڑے بالکا نے عدالت مین دعوے کیا - جو کئی برسون کے بعد اب مدعی کے حق مین فیصل ہوا ہے - خانقاہ کے چڑہاوون وغیرہ کی سالانہ مقدار ایک لاکھ روپیہ سے کم نہین +

گورنمنٹ ہند نے اُن قلیوں کی پسماندگان کو جو کشمیر اور گلگت کے سلسلہ تار برقی کو درست کرتے وقت مرگئے تھے چھ چھ ماہ کی تنخواہ عطا کی ہے - دوسرے قلیوں کو بھی معقول انعام دیا گیا ہے +

ستارا (احاطہ بمبئی) کے اخبار پراتوہ کا مالک و ایڈیٹر بھی زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) گرفتار کیا گیا ہے اسکی تجویز شن جج ستارا بامداد اسیسران کریگی جس مضمون پر گرفت کیگئی ہے وہ ابھی معلوم نہیں ہوا +

گورنر صاحب بمبئی نے ۲۴ - اگست کو احمد آباد مین گوجرات کالج کا باقاعدہ افتتاح کرکے اپنی تقریر مین اسبات ظاہر کی - کہ علمی و دماغی تعلیم کے ساتہہ ہی جسمانی تعلیم اور طلبا کی صحت کے نشوونما کو بھی مدنظر رکہا جائیگا اور ارشاد فرمایا کہ معلمین و پروفیسروں کا یہ منصب نہیں کہ وہ پولٹیکس مین دخل دیں - انکو صرف اپنے فرائض سے جنکے لئے انکو تنخواہین ملتی ہین سروکار رکہنا چاہیئے - نواب ممدوح نے ٹیکنیکل (صنعت و حرفت) کی تعلیم کے فوائد کی توضیح کرکے امید ظاہر کی احمد آباد مین جن صنعتون کا رواج ہے اُنکی اور نیز عام صنعتی تعلیم کیلئے کالج مین بہرحال ایک جماعت قایم کرنیکی کوشش ضرور کیجاویگی +

ضلع ساندوے (واقع برہما) کے ڈپٹی کمشنر سٹریچی معطل کئے گئے ہین - الزام ابتک پوشیدہ رکہے گئے ہیں - البتہ افواہین طرح طرح کی مشہور ہو رہی ہین +

مراد آباد سے ایک نامہ نگار صاحب حسب ذیل قابل افسوس اطلاع دیتے ہین - ماسٹر انبا پرشاد صاحب صدر مالک اخبار جامع العلوم مراد آباد کے مکان پر ۲۶ - اگست کو بوقت چار بجے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ انسپکٹر پولیس - سب انسپکٹر - و تحصیلدار صاحبان کے تشریف لائے اور رات کے ۹ بجے تک مکان کی تلاشی لینے مین مصروف رہے - چہوٹے دفتر - کمرہ خوابگاہ زنانہ مکان سب جگہ کی تلاشی ہوئی - اور جہانسے جو کاغذات ہاتہ لگے لے لئے گئے - ہر قسم کے خطوط جو باہر سے دفتر مطبع یا ماسٹر صاحب کے نام آئے مضامین کے مسودات - اور متفرق تحریرین - کتب مطبوعہ کی ایک ایک جلد - غرض ۷ بنڈل بنائے - اونکو علیحدہ علیحدہ سلوا کر مہرین لگائین اور تین گواہونکی موجودگی مین اونہیں بند کیا - اون گواہون کے دستخط لئے گئے - غالباً یہ عدالت کے روبرو بموجودگی گواہان کہولے جائین گے - گودام کتب یا محافظ خانہ مین سے بہی کچہہ متفرق کاغذات لئے گئے - باقی سرکاری قفل ڈالکر مہر لگادی گئی - اور پہرہ قایم کیا گیا - صاحب سپرنٹنڈنٹ اور دیگر حکام کا برتاؤ تلاشی لینے مین بہت ملایمت کا تہا کوئی کاغذ تلف نہین کیا گیا - نہ کتابونکو چہوا - مطابع غیر کی چہپی ہوئی کتابین اور اخبار بہی چہوڑ دئے گئے - مسمریزم وغیرہ کے رسالے بہی نہین لئے گئے - رجسٹر خریداران وغیرہ کو بہی ہاتہ نہین لگایا - مگر ۲۸ - اگست کے اخبار کی کاپیان لے لین - ۲۷ - کو محافظ خانہ یا گودام کتب کی غالباً پہر تلاشی ہوگی - کتابین شاید نہ لی جائین - مگر مسودات و کاغذات کا بجستس ضرور ہوگا ماسٹر صاحب بغرض سیاحت چند دنون سے پنجاب کیطرف گئے ہوئے ہین اونکو غالباً اور نوٹس کی اطلاع نہین پہونچی ورنہ کامل الیقین ہے کہ وہ ابتک ضرور اپنے تئین عدالت کے سپرد کردیتے یہ ابہی معلوم نہین ہوا - وارنٹ کس جرم کے لئے جاری کیا گیا ہے یا اون کے کس مضمون کو مفسدانہ سمجہا گیا ہے - بعض کا خیال ہے ماسٹر کسی فرانسیسی مقبوضہ ہند کو چلے گئے ہین +

خزانہ کشمیر مین چلکی روپیہ کی کمی اور انگریزی روپیہ کی قلت سے روپیہ کی لین دین مین رعایا کو سخت تکلیف ہو رہی ہے +

الیسٹ انڈیا ریلوے پر ۲۲ - اگست کو ہوڑا سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر گئے پورا اور ناہوائی سٹیشنون کے درمیان دو ٹرینون کا تصادم ہوا - دونون انجن پٹری سے اُتر گئے اور دو دیسی مسافر جان بحق ہوگئے +

فرانس کے ایک انجنیر نے ایسی ایجاد اختراع کی ہے جس سے توپ دہوان اور آواز نہین دے سکتی +

مسٹر تیلک کی طرف سے کلکتہ کے نامور بیرسٹر مسٹر پف اور مسٹر گارتھ بمعہ بمبئی کے بیرسٹر مسٹر داور صاحب پیروکار ہونگے - مقدمہ ۶ - کو شروع ہوگا لیکن مسٹر تیلک کی طبیعت اگر زیادہ ناساز ہوگئی - تو ۱۳ - ستمبر پر ملتوی کردیا جائیگا +

لارڈ ہنٹر نے احمد آباد مین ۲۴ - اگست کو دایہ گری کی تعلیم کے لئے نئے وارڈ کا افتتاح کیا اور دیسی مستورات کے معالجہ کے لئے عورت ڈاکٹرون کے مہیا کرنے پر بڑا زور دیا - اسی دن سہ پہر کو گجرات کے ٹہاکرون اور تعلقہ داران نے سپاسنامہ پیش کرکے پونا کے یورپین افسرون کے قتل اور دیسی اخبارات کی مفسدانہ تحریرون پر نفرت و افسوس ظاہر کیا - نواب ممدوح نے اونکی ہمدردی اور خیر خواہی کا شکریہ ادا کرکے اونکو اپنے متوسلین کی خبر گیری اور نیک کارندون کے انتخاب کی تاکید کی +

پادریون نے گجرات (پنجاب) کے ایک مشہور ساہوکار کے بیٹے کو عیسائی بنالیا تہا - والد نے دعوی کیا کہ لڑکا نابالغ ہے - اوسکا قبضہ دلایا جائے - مدعی نے سول سرجن - لواحقین اور جنم پتری کی شہادت سے ثابت کردیا کہ لڑکا ۱۸ برس سے کم عمر کا ہے - پادریون کیطرف سے پادری ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب نے مختلف ڈاکٹری تجربون اور اصولون کی بنا پر لڑکے کو ۱۸ برس سے زیادہ کا بتایا - مگر ڈسٹرکٹ جج نے مدعی کی شہادت کو مستند سمجہکر ڈگری عطا کردی ہے - پادری چیف کورٹ تک پہونچنا چاہتے ہیں +

اسلامی خبرین

بغداد ریویو - ۴ - اگست کو ہندی تکیہ میں جو حضرت سید نا شیخ عبد القادر قدس اللہ سرہ کے مکان میں ہندیوں کے آرام کے لئے بنا ہوا ہے - ہندی درویشوں پر چور پڑے - چور تعداد میں چار پانچ سے زیادہ نہ تھے مگر مسلح تھے - ہندی درویش بھی تیس چالیس سے کم نہ تھے - مگر کوئی چوروں کے سامنے نہ ہوا - چوروں کو جو کچھ ملا لیکر چلتے ہوئے - یہ تکیہ شہر سے باہر ہے جسکا کوئی بند دروازہ نہیں اسکے علاوہ باب الشیخ کا محلہ چوروں کے لئے مشہور ہے -

عرصہ ایک سال سے بغداد میں ہر ایک چیز کی گرانی ہے - اور آجکل اور بھی بڑھ رہی ہے - حالانکہ نئے فصل کا غلہ آگیا ہے - مگر بقالوں نے اتفاق کر رکھا ہے - مارشل رجب پاشا کمانڈر انچیف عراق کی رعایا پروری کی جس قدر توصیف کیجائے کم ہے - محکمہ سنیہ سے گران غلہ خرید کر کے رعایا کے ہاتھوں ارزان فروخت کر رہے ہیں - کل اہل اسلام - یہود و نصاریٰ آپکے مدح خوان ہیں - ایکنجی بلدیہ کے دفتر میں عرصہ ایک ماہ سے ہر شنبہ کے دن محلہ محلہ سے خچر اور گھوڑے آتے ہیں - اور دفتر میں لکھے جاتے ہیں - جو کہ لڑائی کے وقت کام دیں گے - حضرت سید نا شیخ عبد القادر قدس سرہ کی کافی مبارک میں نقیب اشرف صاحب کی طرف سے جو بغداد کے اعلیٰ رئیس ہیں مرمت ہو گئی ہے -

فتحپور سیکری سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے ایک عرب صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ملک یمن واقعہ عرب میں ایک مقام پر کسی اتفاق سے زمین شق ہو گئی - اور اس میں سے ایک خزانہ نکلا - جسمیں پانچہزار آٹھ سو اسی پیچ زرخ کے برآمد ہوئے - ہر پیچ قد آدم اونچا ہے اور ایک اشرفی کا وزن دو تولہ ہے - ہر اشرفی کی ایک جانب شداد کا نام ہے اور دوسری جانب ایک مور کی تصویر بنی ہے - معلوم نہیں یہ خبر کہانتک درست ہے - کیونکہ اخبار تہذیب پٹنہ کے سوائے اور کسی اخبار میں دیکھی نہیں گئی - اسمیں بھی تعداد بجائے ۵۸۸۰ کے ۲۸۸۰ درج ہے + جس سے یہ خبر غلط معلوم ہوتی ہے

پیارمپیٹ (مدراس) میں چندہ کی تحریک - الحمد للہ کہ ہمارے ایک نامہ نگار صاحب کی کوشش جو انہوں نے بذریعہ اخبار وکیل مسلمانان پیارمپیٹ کو مظلومان کریٹ کی امداد کے لئے چندہ کرنیکی ترغیب و تحریص دلانے کے متعلق کی تھی رائیگاں نہیں گئی - چنانچہ ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے مسلمانوں میں بھی بفضل خداوندی انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کا مادہ پیدا ہوتا چلا ہے - جناب مولوی عبد الرحمن صاحب نے وکیل مطبوعہ ۱۲ - جولائی کا مضمون پڑھکر ۱۳ - اگست ۱۸۹۷ء کو بروز جمعہ ایک پر اثر وعظ میں مسلمانان کریٹ کی مظلومیت اور خانہ بربادی و بے کسی کے حالات کا نہایت پر زور الفاظ میں نقشہ کھینچکر حاضرین کے سامنے پیش کیا اور چندہ کی ضرورت کو واضح طور سے بیان کیا - جسکا حاضرین کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا - اختتام وعظ کے بعد فہرست چندہ کھولی گئی - اسی وقت ایک سو روپیہ جمع ہو گیا - پھر کیا تھا چندہ آنا شروع ہو گیا اب تک جمع شدہ رقم تقریباً ۵۰۰ روپیہ ہے - سونے چاندی کے زیورات و ظروف وغیرہ تخمیناً ۱۵۰ کے کل تقریباً ۶۵۰ روپیہ وصول ہو گیا ہے - اور ابھی بہت کچھ وصول ہونے کی امید ہے جسکی وقتاً فوقتاً اطلاع دیجائیگی +

آسٹریا کے اخبار نیو فری پریس کا نامہ نگار آستانہ علیہ میں جواد پاشا سابق وزیر اعظم سے جو کریٹ کے حاکم بنا کر بھیجے گئے ہیں - انکے والی مقرر ہونیکے بعد ملا - نامہ نگار نے جزیرہ کے بارہ میں ان کی رائے دریافت کی - جواد پاشا نے جواب دیا کہ جب میں چند سال پیشتر جزیرہ کا حاکم بنایا گیا تھا تو اوسوقت کی حالت میں اس زمانہ کی موجودہ حالت کو نظر کرتے بڑا فرق ہے - لیکن باوجود اسکے ابھی بہت ہی قریب مدت میں تھوڑی سی فوج سے ہی بغاوت فرو ہو گئی اور جزیرہ کی سرزمین میں امن قایم ہو گیا بغیر اس کے کہ کچھ بہت خونریزی ہوئی ہو -

جواد پاشا نے یہ بھی کہا کہ وہ جزیرہ میں پہونچتے ہی متحدہ دول کی امیر البحرون کو ان لازمی تدابیر کے عمل میں لانیکی جو امن قایم کرنے کے لئے ضروری ہیں اطلاع دیدینگے - اونہوں نے یہ بھی کہا کہ دول متحدہ کے امیر البحرون نے جو وسایل قیام امن کے لئے اب تک کام میں لائے - وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہیں - جو کہ - چاہتے ہیں اور اگر وہی تدابیر برتی جاوینگی - جو اب تک برتی جارہی ہیں - تو اسکا انجام بجز اس کے کہ جزیرہ ویران ہو جائے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہو جائے - اور کچھ نہیں ہوگا +

اخبار اقدام لکھتا ہے کہ شہنشاہ جرمن نے حضرت سلطان المعظم کو ایک چٹھی لکھی ہے - جس میں امید کی ہے کہ عثمانی فوج کے چند افسر اوس فوجی قواعد میں شریک ہونے کے لئے جو عنقریب برلن میں ہوگی بھیجے جائینگے - حضرت سلطان المعظم نے شہنشاہ جرمن کی اس یکجہتی و دوستی کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ گرمبکوف پاشا جرمنی جو فوج عثمانی میں افسر ہیں اور میر آلائی مصطفیٰ بک کو بھیجنے کے لئے نامزد کیا ہے +

نیو فری پریس کے قول کے مطابق جواد پاشا اپنے سفر کے ایک گھنٹہ پیشتر حضرت سلطان کی باریابی کے شرف سے مشرف کئے گئے اور اسمیں اعلیٰ حضرت نے یہ فرمایا "مابدولت تمپر ان خدمات جلیلہ کی وجہ سے جو تمنے مابدولت اور سلطنت کے لئے انجام دین پورے طور سے بھروسہ کرتے ہیں چونکہ تم تمام مسلمانوں کے نزدیک نہایت ہی محبوب اور عیسایوں کی نظر میں معزز ہو اور نیز یورپ بھی تم پر اعتماد کرتا ہے - لہذا مابدولت نے تم کو کریٹ کی فوجی سرداری سے عزت بخشی" - جواد پاشا کے چلے جانے کے بعد سلطان المعظم نے فرمان صادر کیا کہ شاکر پاشا جواد پاشا کے بھائی فوجی کمیشن دار الامارہ یلدیز کے ایک ممبر مقرر کئے جائیں اور نیز جواد پاشا کے داماد صفر بک کو عثمانی تمغہ سے سرفراز فرمایا +

بیان کیا جاتا ہے کہ بالعالی کے پاس کریٹ کے عیسائیوں کے پاس سے ایک تار آیا ہے جسمیں اونہوں نے جواد پاشا کو فوجی جنرل مقرر کئے جانے پر اپنی خوشی ظاہر کی ہے اور اسمیں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ جزیرہ کے انگلنڈ یارڈس کے ہاتھ میں چلے جانیکا اندیشہ ہو گیا تھا لیکن وہ اسپر سلطنت ترکی کے ہی ایک صوبہ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں +

عثمانی سرکاری مجلسوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ جواد پاشا کا بھیجا جانا اسلئے ہے کہ ترکی گورنمنٹ اور دول یورپ کے امیر البحرون میں موافق ہو جائے - اور جواد پاشا کو اوس پر اس لئے ترجیح دیگئی ہے - کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف ہیں اور نیز کئے ایک دستور العمل اور قوانین اساسیہ جاری کئے جنکی وجہ سے رعایا انسے بہت ہی خوش ہے - جواد پاشا اپنی فوجی خدمات پر ہی اکتفا نہ کرینگے بلکہ اپنی توجہ وہ بہت جلد انتظامی معاملات پر بھی مبذول کرینگے +

ایک آسٹرین اخبار لکھتا ہے کہ کونت اداوارڈی ویکنبوج نے اپنے ایک دوست کو ایک چٹھی لکھی ہے جسمیں وہ لکھتا ہے کہ "شاہ منی لک نجاشی ان سفارتوں سے جو اس کے پاس بھیجی جاتی ہیں تنگ آیا ہے - اور اسنے ارادہ کر لیا ہے کہ آئندہ سے کسی سفارت سے جبتک کہ وہ کسی بڑی مہم کام کے لئے آئے ملاقات نہ کریگا" پھر وہ لکھتا ہے کہ نجاشی اپنی فوج کو دریائے نیل ابیض کے کنارہ پر جمع کر رہا ہے اس ارادہ سے کہ خرطوم پر حملہ کرے قبل اسکے کہ مصریوں کی طرف سے حملہ ہو - موید لکھتا ہے کہ ہماری رائے میں اس قسم کی اشاعتیں بالکل وہمی ہیں کیونکہ نجاشی گو اٹلی کی فوج پر فتحمند ہوا ہے لیکن وہ درویشوں پر جنہوں نے اسکو پہلے بھی صدمہ پہونچایا ہے غالب نہیں آسکتا - مصری حملہ کے روبرو گو درویش ضعیف ہو جاتے ہیں مگر اسکی وجوہات اور ہی ہیں جنکو ہم پھر کسی وقت بیان کرینگے +

حیدر آباد سررشتہ ترجمہ کتب عربیہ - جبکہ دفتر ملکی و دار الضرب وغیرہ کی تخفیف ہوئی تھی - اس وقت سررشتہ ترجمہ کتب عربیہ کی بھی تخفیف ہو گئی تھی اور ماہواری ۱۵۰ روپیہ کی بچت سرکاری دکھائی گئی تھی

جناب مولوی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ کے حسن سعی سے پھر یہ شعبہ بحال کر دیا گیا ہے
جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب فیلسوفی منتظم پھر مامور بکار ہو گئے اور جناب شمس العلماء کا الونس
حصہ صدر روپیہ بھی اسکے ساتھ اجرا ہو گیا ہے ✣

نواب عثمان یار جنگ بہادر کیپٹن، رسالہ گولکنڈہ خلف اکبر جناب نواب افسر الدولہ بہادر سپہ سالار
افواج دولت نظام کی کتخدائی بڑی دھوم دھام سے دختر نواب سردار دلیر الملک عبد الحق صاحب
مرحوم کے ساتھ ہوئی ✣

این کار از تو آید و مردان چنین کنند ✣ بردست و بازوئی تو ہزار آفرین کنند

خوشی کا مقام ہے کہ جناب نواب سکندر جنگ حافظ احمد رضا صاحب جج حیدر آباد دکن نے پانچ
روپیہ کے سرمایہ سے محلہ لودی کٹرہ پٹنہ میں ایک مدرسہ عربی کا جناب مولوی فخر الدین صاحب
مدرس قائم کیا ہے جسمیں عنقریب باتعلیم پاوین گے اسمیں شک نہین کہ اس مدرسہ کی ضرورت
تو ن سے تھی مگر آجتک کسی نے اسکی طرف خیال نہ کیا تھا اگرچہ چھ ماہ سے عظیم آباد
مین انجمن اسلامیہ قایم ہوئی تھی اور اسکا اصل مقصد یہ ہے کہ یتیم خانہ اور مدرسہ عربی قایم ہو۔ مگر
انجمن کے پاس اسقدر زر کثیر موجود نہین کہ اس اہم کام کو اپنے ذمہ لے سوای اسکے کہ امراء مدد کرین
اگر جناب ممدوح اس روپیہ کو یتیم خانہ نہین دیدین تو مونہ کو زیادہ ثواب ہو گا۔ کیونکہ یتیم کی پرورش
کے فضایل کو ہر اعلیٰ ادنیٰ جانتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس قحط مین بہت سے یتیم عیسائیون کے
پنجہ مین چلے گئے۔ اور چلے جارہے ہیں۔ اگر انکو خیال ہو کہ روپیہ ضایع ہو جائے گا
تو اسکا انتظام اپنے دست خاصین رکھین۔ مین امید کرتا ہون کہ میری التجا قبول کیجائیگی زیادہ لکھنا
ہر دست زر پندہ جو مظلومان کریٹ و مجروحین و یتامیٰ عساکر عثمانیہ کیلئے ابتک فتر اخبار وکیل
مین موصول ہوا:-

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان سہ درجہ اخبار وکیل مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۹۷ء	۷۱۰	۳	۳
جانب منشی محمد ولایت علی خانصاحب۔ وکیل پربھنی سے اورنگ آباد دکن	۹	۱۰	۰
میزان	۷۱۹	۱۳	۳

تفصیل اس رقم کی حسب ذیل ہے:- محمد طاہر خانصاحب وکیل۔ فتح الدین صاحب ناظر۔ سید
فضل حسین صاحب وکیل۔ عبد الجبار صاحب وکیل۔ منشی عبد الرزاق صاحب میر منشی۔ مرزا عبد المجید بیگ
صاحب وکیل۔ سید سعد اللہ صاحب نقلنویس۔ سید اکبر صاحب جمعدار۔ عاشق علی صاحب
علی جان صاحب۔ احمد علیخانصاحب نقلنویس۔ حبیب الدین احمد صاحب۔ امیر علیخانصاحب میر منشی
سید افضل الدین صاحب مدرس۔ الہ بخش بوہرہ۔ میزان عاکلدارہ ہلے حالی۔ جملہ
عاکلدار۔ بعدہ وضع فینس منی آرڈر بعہ ✣

منشی محمد سلطان پرائیویٹ سکریٹری ہز ہائی نس امیر عبد الرحمن خان چند دنون سے لاہور وارد ہیں
ایرانی ارمنیون کی ترکی علاقہ پر حملہ آور ہونیکی جو خبر دو ہفتہ گذری تھی وہ اسکے مفصل حالات اب
تک کی تازہ تریں ڈاک سے معلوم ہو گئی ہیں۔ یہ بدبخت ایرانی علاقہ سے صوبہ وان کی ضلع خیاری میں داخل ہوئے
اور مزرگس پر حملہ کر کے ۱۱۶ عورتون و بچون کو کمال بیرحمی اور بیدردی سے قتل اور ۴۰ کو زخمی کیا۔ برلن کا
ایک پوسٹ لکھتا ہے۔ کہ ان ابلیسون کو ظلم و ستم بیان کرنیکا قلم کو یارا نہیں۔ مردون کی آنکھیں نکالی گئیں
اور عورتون کی کان اور چھاتیاں کاٹ دیں۔ ترکی حکام نے ان شیاطین کی واپسی کو روکنے کیلئے فوراً سرحد پر فوج روانہ
کر دی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بچکر پھر ایرانی علاقہ مین داخل ہو گئے مگر وہان پہنچ جانیسے کیا وہ محفوظ ہو سکتے ہیں؟ ہم کو
کامل یقین ہے کہ ہفتہ آیندہ کی ڈاک سے واضح ہو جائیگا کہ ایرانی گورنمنٹ نے ان بدمعاشون کو کیفر کردار کو پہنچا دیا ہے۔
ارمنیون کی اس تازہ شرارت کی سب اجنبی قونصلیون نے جو صوبہ وان مین مقرر ہین تصدیق کی ہے۔ مگر انگریزی
سفارت کو اس کی درستی مین ابھی شک ہے۔ اسواقعہ سے کچھ عرصہ پہلے ایرانی علاقہ کے چند خانہ بدوش اپنے
مویشی چرانے کیلئے ترکی علاقہ کی چراگاہون مین جبراً داخل ہوئے اور پھر خود بخود واپس چلے گئے۔ جب اسمعاملہ کی

طلاع ترکی گورنمنٹ نے ایرانی گورنمنٹ کو دی تو اسنے گل مجرمون کو گرفتار کر کے سخت سزا دی ✣

بلگیریا کی نسبت کچھ عرصہ سے کل یورپ کو یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا اور قرائن سے بھی اسکی تصدیق ہوتی تھی کہ
وہ اب کچھ ہاتھ پاؤن نکالنا چاہتا ہے اور سلطنت عثمانیہ کی نیابت سے کامل آزاد ہو کر خود مختار سلطنت بننے کا مصمم
ارادہ رکھتا ہے۔ مگر پرنس فرڈیننڈ اگست کے دوسرے ہفتہ بارگاہ سلطانی میں حاضر ہو نیسے ان طاقتون کو جو آقا
اور باجگذار کی باہمی نزاع پر دلمیں بہت خوش ہو رہی تھیں حیرت میں ڈالدیا ہے۔ عام خیال ہے کہ روس نے
گورنمنٹ بلگیریا کی گوشمالی کی تھی کہ آزادی کے خواہاں ہونیکا جو شک اسکی نسبت کیا جارہا ہے اس سے اپنی بریت
ثابت کر کے اس شبہ کو دور کرائے چنانچہ اسیغرض کیلئے شاہزادہ مذکور **خلیفۃ المسلمین** کی خدمت مین حاضر ہوا ✣

یونانی تاوان جنگ کی پہلی قسط ۱۰ لاکھ پونڈ ادا کرنیکو لئے امدادی چندون کا فنڈ کھولنا چاہتے ہیں ایک جزیرہ کی کنسپنے ۱۰ پونڈ
اپنا مصمع استفانہ تاج اور کئی دیگر اشیا پیش کی ہیں۔ اسیطرح اکثر امراء اور لیڈیان حسب توفیق روپیہ دینے کو تیار ہیں ✣

ترکی فوج نے مشہور ارمنی قزاق سناصر اوغلو کو جسنے سیواس آمالیہ اور چینک کے اضلاع میں عرصہ سے اودھم مچا رکھا تھا بیشمار ہتھیاروں سمیت گرفتار کر لیا ہے
سمرنا کسابہ لائن کی نئی شاخ اللہ شہر قراحصار ریلوے اختتام سن رواں تک مکمل ہو جائیگی یہ کام ایسا کٹھن تھا کہ کئی کمپنیون نے
اسکو لینے سے انکار کر دیا۔ اب ایک اطالین ٹھیکیدار کونٹ ڈالیس کے زیر اہتمام تیار ہو رہی ہے۔ قدرتی مشکلات کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ صرف
دو سٹیشنون کے درمیان ۲ ٹنل بنانی پڑی جنمیں سب سے بڑا چھ سو گز لمبا ہے۔ انکے علاوہ ایک آہنی پل ساٹھ فیٹ عمیق گھاٹی پر
سو گز سے زیادہ لمبا بنانا پڑا۔ اس لائن پر جو ایکسو دس میل کے قریب لمبی ہے مندرجہ ذیل اسٹیشن ہیں جنکی عمارتیں مکمل ہو
چکی ہیں۔ کنی کوئی۔ البا کو عینی۔ آوسچ۔ کام کپلر اوتورق۔ کوچکوئی۔ بالموت۔ کجک۔ حمامی اور قرہ حصار
مارشل کاظم پاشا کمانڈر انچیف سوم ارد متعینہ مناسطر سقوطری واقعہ البانیا کے گورنر جنرل۔ اوکاظم پاشا گورنر جنرل بیروت
دمشق کے والی مقرر ہوئے ہیں۔ رشید بے رکن مجلس انتظامیہ بیروت گئے ہیں ✣

گولڈن ہارن قسطنطنیہ کا بندرگاہ ہے جسقدر تارپیڈو کشتیان موجود ہیں وہ عنقریب ڈارڈنیلز کو روانہ ہونیوالی ہیں ترکی اخبار **صباح** کو گریٹ ٹیسے تار موصول ہوا ہے کہ جواد پاشا کی موجودگی سے عیسائی مسلمان دونون قوموں پر عمدہ اثر پڑا ہے اور عنقریب تمام مشکلات
کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور پاشا کمانڈر دو کو نے اعلان دیا ہے کہ جو تسلی کے مفرورین بلا قبایل واپس آئینگے انکو صوبہ مین داخل نہیں ہونے دیا جائیگا
جنرل سیف اللہ پاشا گورنر لاریسا کو باشندگان کی فلاح و بہتری کی تدابیر کو عملمین لانیکے متعلق پوری آزادی دیگئی ہے۔ صوبہ ایپیرس
کی جو یونانی باشندے یونان کو بھاگ گئے تھے۔ انکی عرضداشت **امیر المومنین** نے حکام جنینا کو حکم دیا ہے کہ مفرورین کو واپس آجانے دیں بگر جو
لوگ والینٹر ہو کر گئے تھے انکو سزا دیجائیگی۔ صباح لکھتا ہے کہ تسلی میں قزاقی کا خاتمہ ہو گیا ہے اور فضل کی درکار کام جو اسدفعہ بہت
ہی عجلہ ہوئی ہے بسرعت جاری ہے محکمہ ڈاک خانہ تسلی کے مقامات لاریسا۔ فرسالہ۔ ولسٹینو۔ ڈوسو کوس آلمیرو۔ ینی جی۔ بابا یوغا
اور فنار میں ڈاکخانے کھولدیئے ہیں۔ پہلے ۵ ڈاکخانون میں نقدی کو پارسل بھی جاسکینگے ✣

اعانت عساکر دیفاعیہ کے فنڈ کو بمقام قسطنطنیہ ۲ اگست تک ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ تک وصول ہوئے جنمیں سے تاریخ مذکور تک ۲۰۹۶۰۰ پونڈ خرچ کئے جا چکے ہیں
مجلس صحت عامہ نے سقط۔ بحرین۔ مہامت کی قرنطینے موقوف کر دیئے ہیں اور عراق عرب میں شیعہ زایرین یا لاشونکی وجہ کی ممانعت بھی اٹھا دیگئی ہے
مناسطر واقعہ البانیا میں آتشزدگی عظیم سے ۲۹ جولائی کو ۲۰۰ مکان ۱۵ دکانین ایک مسجد اور ایک معبد جہود جلگیا پانچسو قبیلی بیجان ہو گئے
۱۳ اسچی مفقود الخبر ہیں۔ ترکی حکام نے ان بیکسون کیلئے خیمے نصب کر دیئے ہیں۔ اور انکو سرکار کیطرف سے مفت خوراک مل رہی ہے ۱۱ لاکھ پیاستر کا نقصان اہل
مرزا علاء الملک محمود خان ایرانی سفیر بروز جمعہ ۳۰ جولائی کو رسم سلام کی بعد حضرت سلطانی میں حاضر ہو کر تحایف کی ملاقات شروع ہو گئی
روس سے جولائی کی آخری ہفتہ میں اوسو گھوڑ دنکا گلہ قسطنطنیہ پہنچا جزیرہ سالوکی قلعہ کے قریب جو دمے تیار ہو رہی ہیں وہ تکمیل کے

اسلامی خبرین

بغداد شریف - ۴ - اگست کو ہندی تکیہ میں جو حضرت سید نا شیخ عبد القادر قدس اللہ سرہ کے مکان میں ہندیوں کے آرام کے لئے بنا ہوا ہے۔ ہندی درویشوں پر چور پڑے۔ چور تعداد میں چار پانچ سے زیادہ نہ تھے مگر مسلح تھے۔ ہندی درویش بھی تیس چالیس سے کم نہ تھے۔ مگر کوئی چوروں کے سامنے نہ ہوا۔ چوروں کو جو کچھ ملا لیکر چلتے ہوئے۔ یہ تکیہ شہر سے باہر ہے جسکا کوئی بند دروازہ نہیں اسکے علاوہ باب الشیخ کا محلہ چوروں کے لئے مشہور ہے۔

عرصہ ایک سال سے بغداد میں ہر ایک چیز کی گرانی ہے۔ اور آجکل اور بھی بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ نئے فصل کا غلہ آگیا ہے۔ مگر بقالوں نے اتفاق کر رکھا ہے۔ مارشل رجب پاشا کمانڈر انچیف عراق کی رعایا پروری کی جس قدر توصیف کیجائے کم ہے۔ محکمہ سنیہ سے گران غلہ خرید کر کے رعایا کے ہاتھوں ارزان فروخت کر رہے ہیں۔ کل اہل اسلام۔ یہود و نصاریٰ آپکے مدح خوان ہیں۔ ایکنجی ادارہ کے دفتر میں عرصہ ایک ماہ سے ہر شنبہ کے دن محلہ محلہ سے خچر اور گھوڑے آتے ہیں۔ اور دفتر میں لکھے جاتے ہیں۔ جو کہ اطلائی کے وقت کام دیں گے۔ حضرت سید نا شیخ عبد القادر قدس سرہ کی کانی مبارک میں نقیب اشرف صاحب کی طرف سے جو بغداد کے اعلیٰ رئیس ہیں مرمت ہو گئی ہے۔

فتحپور سیکری سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے ایک عرب صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ملک یمن واقعہ عرب میں ایک مقام پر کسی اتفاق سے زمین شق ہو گئی۔ اور اس میں سے ایک خزانہ نکلا۔ جسمیں پانچہزار آٹھ سو اسی پیچ زرخ کے برآمد ہوئے۔ ہر پیچ قد آدم اونچا ہے اور ایک اشرفی کا وزن دو تولہ ہے۔ ہر اشرفی کی ایک جانب شداد کا نام ہے اور دوسری جانب ایک مور کی تصویر بنی ہے۔ معلوم نہیں یہ خبر کہانتک درست ہے۔ کیونکہ اخبار ہند پٹنہ کے سوائے اور کسی اخبار میں دیکھی نہیں گئی۔ اسمیں بھی تعداد یجائے ۵۸۸۰ کے ۲۸۸۰ درج ہے + جس سے یہ خبر علاوہ مبالغہ کے معلوم ہوتی ہے

پیارمپیٹ (مدراس) میں چندہ کی تحریک - الحمد للہ کہ ہمارے ایک نامہ نگار صاحب کی کوشش جو انہوں نے بذریعہ اخبار وکیل مسلمانان پیارمپیٹ کو مظلومان کریٹ کی امداد کے لئے چندہ کرنیکی ترغیب و تحریص دلانے کے متعلق کی تھی رائیگاں نہیں گئی۔ چنانچہ ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے مسلمانوں میں بھی بفضل خداوندی انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کا مادہ پیدا ہوتا چلا ہے۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب نے وکیل مطبوعہ ۱۲ - جولائی کا مضمون پڑھکر ۱۳ - اگست ۱۸۹۷ء کو بروز جمعہ ایک پر اثر وعظ میں مسلمانان کریٹ کی مظلومیت اور خانہ بربادی و بے کسی کے حالات کا نہایت پر زور الفاظ میں نقشہ کھینچکر حاضرین کے سامنے پیش کیا اور چندہ کی ضرورت کو واضح طور سے بیان کیا۔ جسکا حاضرین کے دلپر بہت بڑا اثر ہوا۔ اختتام وعظ کے بعد فہرست چندہ کھولی گئی۔ اسی وقت ایک سو روپیہ جمع ہو گیا۔ پھر کیا تھا چندہ آنا شروع ہو گیا اب تک جمع شدہ رقم ۳۵۰ روپیہ ہے۔ سونے چاندی کے زیورات و ظروف وغیرہ تخمیناً ۱۵۰ کے کل ۵۰۰ روپیہ وصول ہو گیا ہے۔ اور بھی بہت کچھ وصول ہونے کی امید ہے جسکی وقتاً فوقتاً اطلاع دیجائیگی +

آسٹریا کے اخبار نیو فری پریس کا نامہ نگار آستانہ علیہ میں جواد پاشا سابق وزیر اعظم سے جو کریٹ کے حاکم بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ انکے والی مقرر ہونیکے بعد ملا۔ نامہ نگار نے جزیرہ کے بارہ میں ان کی رائے دریافت کی۔ جواد پاشا نے جواب دیا کہ جب میں چند سال پیشتر جزیرہ کا حاکم بنایا گیا تھا تو اسوقت کی حالت میں اس زمانہ کی موجودہ حالت کو نظر کرتے بڑا فرق ہے۔ لیکن باوجود اسکے بھی بہت ہی قریب مدت میں تھوڑی سی فوج سے ہی بغاوت فرو ہو گئی اور جزیرہ کی سرزمین میں امن قایم ہو گیا بغیر اس کے کہ کچھ بہت خونریزی ہوئی ہو۔

جواد پاشا نے یہ بھی کہا کہ وہ جزیرہ میں پہونچتے ہی متحدہ دول کی امیر البحرون کو ان لازمی تدابیر کے عمل میں لانیکی جو امن قایم کرنے کے لئے ضروری ہیں اطلاع دیدینگے۔ اونہوں نے یہ بھی کہا کہ دول متحدہ کے امیر البحرون نے جو وسایل قیام امن کے لئے ابتک کام میں لائے۔ وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہیں۔ جو کہ۔ چاہتے ہیں اور اگر وہی تدابیر برتی جاوینگی۔ جو اب تک برتی جا رہی ہیں۔ تو اسکا انجام بجز اس کے کہ جزیرہ ویران ہو جائے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہو جائے۔ اور کچھ نہیں ہوگا +

اخبار اقدام لکھتا ہے کہ شہنشاہ جرمن نے حضرت سلطان المعظم کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں امید کی ہے کہ عثمانی فوج کے چند افسر اوس فوجی قواعد میں شریک ہونے کے لئے جو عنقریب برلن میں ہوگی بھیجے جائینگے۔ حضرت سلطان المعظم نے شہنشاہ جرمن کی اس سچی دوستی کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ گرمبکوف پاشا جرمنی جو فوج عثمانی میں افسر ہیں اور میر آلائی مصطفیٰ بک کو بھیجنے کے لئے نامزد کیا ہے +

نیو فری پریس کے قول کے مطابق جواد پاشا اپنے سفر کے ایک گھنٹہ پیشتر حضرت سلطان کی باریابی کے شرف سے مشرف کئے گئے اور اسمیں اعلیٰ حضرت نے یہ فرمایا "مابدولت تمپر ان خدمات جلیلہ کی وجہ سے جو تمنے مابدولت اور سلطنت کے لئے انجام دین پورے طور سے بھروسہ کرتے ہیں چونکہ تم تمام مسلمانوں کے نزدیک نہایت ہی محبوب اور عیسایوں کی نظر میں معزز ہو اور نیز یورپ بھی تم پر اعتماد کرتا ہے۔ لہذا مابدولت نے تم کو کریٹ کی فوجی سرداری سے عزت بخشی"۔ جواد پاشا کے چلے جانے کے بعد سلطان المعظم نے فرمان صادر کیا کہ شاکر پاشا جواد پاشا کے بھائی فوجی کمیشن دار الامارہ یلدیز کے ایک ممبر مقرر کئے جائیں اور نیز جواد پاشا کے داماد صفر بک کو عثمانی تمغہ سے سرفراز فرمایا +

بیان کیا جاتا ہے کہ بالعالی کے پاس کریٹ کے عیسائیوں کے پاس سے ایک تار آیا ہے جسمیں انہوں نے جواد پاشا کو فوجی جنرل مقرر کئے جانے پر اپنی خوشی ظاہر کی ہے اور اسمیں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ جزیرہ کے انگلنڈ یا روس کے ہاتھ میں چلے جانیکا اندیشہ ہو گیا تھا لیکن وہ اب سپر سلطنت ترکی کے ہی ایک صوبہ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں +

عثمانی سرکاری مجلسوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ جواد پاشا کا بھیجا جانا اسلئے ہے کہ ترکی گورنمنٹ اور دول یورپ کے امیر البحرون میں موافق ہو جائے۔ اور جواد پاشا کو اوس پر اس لئے ترجیح دیگئی ہے۔ کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف ہیں اور نیز کئے ایک دستور العمل اور قوانین اساسی جاری کئے جنکی وجہ سے رعایا انسے بہت ہی خوش ہے۔ جواد پاشا اپنی فوجی خدمات پر ہی اکتفا نہ کرینگے بلکہ اپنی توجہ وہ بہت جلد انتظامی معاملات پر بھی مبذول کرینگے +

ایک آسٹرین اخبار لکھتا ہے کہ کونت اداوار دی ویکنبورج نے اپنے ایک دوست کو ایک چٹھی لکھی ہے جسمیں وہ لکھتا ہے کہ "شاہ منی لک نجاشی ان سفارتوں سے جو اس کے پاس بھیجی جاتی ہیں تنگ آیا ہے۔ اور اسنے ارادہ کر لیا ہے کہ آئندہ سے کسی سفارت سے جبتک کہ وہ کسی بڑی مہم کام کے لئے آئے ملاقات نہ کریگا"۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ نجاشی اپنی فوج کو دریائے نیل ابیض کے کنارہ پر جمع کر رہا ہے اس ارادہ سے کہ خرطوم پر حملہ کرے قبل اسکے کہ مصریوں کی طرف سے حملہ ہو۔ موید لکھتا ہے کہ ہماری رائے میں اس قسم کی اشاعتیں بالکل وہمی ہیں کیونکہ نجاشی گو اٹلی کی فوج پر فتحمند ہوا ہے لیکن وہ درویشوں پر جنہوں نے اسکو پہلے بھی صدمہ پہونچایا ہے غالب نہیں آسکتا۔ مصری حملہ کے روبرو درویش ضعیف ہو جاتے ہیں مگر اسکی وجوہات اور ہی ہیں جنکو ہم پھر کسی وقت بیان کرینگے +

حیدر آباد سررشتہ ترجمہ کتب عربیہ۔ جبکہ دفتر ملکی و دار الضرب وغیرہ کی تخفیف ہوئی تھی۔ اس وقت سررشتہ ترجمہ کتب عربیہ کی بھی تخفیف ہو گئی تھی اور ماہواری نو سو روپیہ کی بچت سرکاری دکھائی گئی تھی

گر جناب مولوی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ کے حسن سعی سے پھر یہ سلسلہ بحال کر دیا گیا ہے
جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب فیلسوفی منتظم پھر مامور بکار ہو گئے اور جناب شمس العلماء کا الونس
صدر روپیہ بھی اسکے ساتھ اجرا ہو گیا ہے +

نواب عثمان یار جنگ بہادر کمپا پٹن رسالہ گولکنڈہ خلف اکبر جناب نواب افسر الدولہ بہادر سپہ سالار
افواج دولت نظام کی کتخدائی بڑی دھوم دھام سے دختر نواب سردار دلیر الملک عبد الحق صاحب
مرحوم کے ساتھ ہوئی +

این کار از تو آید و مردان چنین کنند ✤ بردست و بازوئی تو ہزار آفرین کنند

خوشی کا مقام ہے کہ جناب نواب سکندر جنگ حافظ احمد رضا صاحب جج حیدر آباد دکن نے پانچ
روپیہ کے سرمایہ سے محلہ لودی کٹرہ پٹنہ میں ایک مدرسہ عربی کا جناب مولوی فخر الدین صاحب
مدرس مقرر کر کے قائم کیا ہے جسمیں غربا تعلیم پاوین گے اسمیں شک نہیں کہ اس مدرسہ کی ضرورت
لوگون سے تہی مگر آجتک کسی نے اسکی طرف خیال نہ کیا تہا اگرچہ چھ ماہ سے عظیم آباد
مین انجمن اسلامیہ قایم ہوئی تہی اور اسکا اصل مقصد یہ ہے کہ یتیم خانہ اور مدرسہ عربی قایم ہو۔ مگر
انجمن کے پاس اسقدر زر کثیر موجود نہین کہ اس اہم کام کو اپنے ذمہ لے سوای اسکے کہ امداد کرین
اگر جناب ممدوح اس روپیہ کو یتیم خانہ نہین دیدین تو موتہ کو زیادہ ثواب ہو گا۔ کیونکہ یتیم کی پرورش
کے فضائل کو ہر اعلیٰ ادنیٰ جانتا ہے۔ اور یہ بہی معلوم ہے کہ اس قحط مین بہت سے یتیم عیسائیون کے
پنجے مین چلے گئے۔ اور چلے جارہے ہیں۔ اگر انکو خیال ہو کہ روپیہ ضایع ہو جائے گا
تو اسکا انتظام اپنے دست خاصین رکہین۔ مین امید کرتا ہون کہ میری التجا قبول کیجائیگی (نامہ نگار)

فہرست زر چندہ جو مظلومان کریٹ و مجروحین و یتامیٰ عساکر عثمانیہ کے لئے ابتک دفتر اخبار وکیل
مین موصول ہوا:-

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان صدر جریدہ اخبار وکیل مورخہ ۳ اگست ۱۸۹۷ء	۷۱۰	۳	۳
جانب نواب منشی محمد ولایت علی خانصاحب۔ وکیل پریوی کونسل و رئیس اورنگ آباد دکن	۹	۱۰	۰
میزان	۷۱۹	۱۳	۳

تفصیل اس رقم کی حسب ذیل ہے:- محمد طاہر خانصاحب وکیل۔ فتح الدین صاحب ناظر۔ سید
فضل حسین صاحب وکیل۔ عبد الجبار صاحب وکیل۔ منشی عبد الرزاق صاحب میر منشی۔ مرزا عبد الحمید بیگ
صاحب وکیل۔ سید سعد اللہ صاحب نقلنویس۔ سید اکبر صاحب جمعدار۔ عاشق علی صاحب
علی جان صاحب۔ احمد علیخانصاحب نقلنویس۔ حبیب الدین احمد صاحب۔ امیر علیخانصاحب میر منشی
سید افضل الدین صاحب مدرس۔ الہ بخش بوہرہ۔ میزان عاکلدار و ہلے حالی۔ جملہ

بعد وضع فیس منی آرڈر بعہ +

منشی محمد سلطان پرائیویٹ سکریٹری ہز ہائی نس امیر عبد الرحمن خان چند دنون سے لاہور وارد ہیں
ایرانی ارمینیوں کی ترکی علاقہ پر حملہ آور ہونیکی خبر دو ہفتہ گذرے بذریعہ تار موصول ہوئی تہی۔ اسکے مفصل حالات اب
ترکی کی تازہ ترین ڈاک سے معلوم ہو گئی ہیں۔ یہ بدبخت ایرانی علاقہ سے صوبہ وان کی ضلع خیاری میں داخل ہوئے
اور مزرگس پر حملہ کر کے ۱۱۶ عورتون و بچون کو کمال بیرحمی اور بیدردی سے قتل اور ۴۰ کو زخمی کیا۔ برلن کا
سیاسی پوسٹ لکھتا ہے۔ کہ ان ابلیسون کو ظلم و ستم بیان کرنیکا قلم کو یارا نہیں۔ مردون کی آنکھیں نکالی گئیں
اور عورتون کی کان اور چھاتیان کاٹ دیں۔ ترکی حکام نے ان شیاطین کی واپسی کو روکنے کیلئے فوراً سرحد پر فوج روانہ
کر دی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بیچکر پھر ایرانی علاقہ مین داخل ہو گئے مگر وہان پہنچ جانیسے کیا وہ محفوظ ہو سکتے ہیں ہم کو
کامل یقین ہے کہ ہفتہ آیندہ کی ڈاک سے واضح ہو جائیگا کہ ایرانی گورنمنٹ نے ان بدمعاشوں کو کیفر کردار کو پہنچا دیا ہے۔
ارمینیوں کی اس تازہ شرارت کی سب اجنبی قونصلیں نے جو صوبہ وان مین مقرر ہیں تصدیق کی ہے۔ مگر انگریزی
حکومت کو اس کی درستی مین ابہی شک ہے۔ اسواقعہ سے کچھ عرصہ پہلے ایرانی علاقہ کے چند خانہ بدوش اپنے
مویشی چرانے کیلئے ترکی علاقہ کی چراگاہون مین جبراً داخل ہوئے اور پھر خود بخود واپس چلے گئے۔ جب اسمعاملہ کی

طلاع ترکی گورنمنٹ نے ایرانی گورنمنٹ کو دی تو اُسنے ۷ مجرمون کو گرفتار کر کے سخت سزا دی +

بلگیریا کی نسبت کچھ عرصہ سے کل یورپ کو یہ شبہ پیدا ہو گیا تہا اور قرائن سے بھی اسکی تصدیق ہوتی تھی کہ
وہ اب کچھ ٹہہ پاؤں نکالنا چاہتا ہے اور سلطنت عثمانیہ کی نیابت سے کامل آزاد ہو کر خود مختار سلطنت بننے کا مصمم
ارادہ رکہتا ہے۔ مگر پرنس فرڈیننڈ ۷ اگست کے دوسرے ہفتہ بارگاہ سلطانی مین حاضر ہونیسے اُن طافتونکو جو آقا
اور باجگذار کی باہمی نزاع پر دلمیں بہت خوش ہو رہی تہیں حیرت مین ڈالدیا ہے۔ عام خیال ہے کہ روس نے
گورنمنٹ بلگیریا کی گوشمالی کی تھی کہ آزادی کے خواہاں ہونیکا جو شک اُسکی نسبت کیا جارہا ہے اس سے اپنی بریت
ثابت کر کے اس شبہ کو دور کرائے چنانچہ اسیغرض کیلئے شاہزادہ مذکور **خلیفۃ المسلمین** کی خدمت مین حاضر ہوا +

یونانی تاوان جنگ کی پہلی قسط ۱۰ لاکھ پونڈ ادا کرنیکے لئے امدادی چندون کا فنڈ کہولنا چاہتے ہیں ایک جزیرہ کی طرف سے ۱۵ پونڈ
اپنا مرصع استفغانہ تاج اور کئی دیگر اشیا پیش کی ہیں۔ اسیطرح اکثر امرا اور لیڈیان حسب توفیق روپیہ دینے کو تیار ہیں +

اعلیحضرت امیر المومنین نے تہیلی اپائیرس کی عساکر عثمانیہ کے افسرونکے لئے اعزازی شمشیرین لفٹنٹ جنرل وہبی پاشا کی معرفت
روانہ کی ہیں۔ صاحب ممدوح ۱۴ جولائی کو مخصوص کمپنی کے جہاز طائف پر آستانہ علیہ سے روانہ ہوئے۔ تمام مرسلہ
اشیاء کی روانگی سے پہلے عکسی تصویریں لیگئیں۔ وہبی پاشا جہاز پر سوار ہونے سے پہلے **جلالت مآب خلیفۂ اعظم** کی
خدمت میں ادائے شکریہ کیلئے حاضر ہوئے اُنکو بارگاہ سلطانی سے امتیاز کا طلائی تمغہ عطا کیا گیا۔ ان اعزازی تلوارونکی تعریف جو
جرنیلان ڈویژن یا بریگیڈیا کو عطا ہونگی پہلے لکہی جا چکی ہے شمشیر ہائے مرصع کاری کیگئی ہے اور اُسکا قبضہ
مرصع بجواہر ہے۔ وہبی پاشا کو سلیمان پاشا افسر فوج سواران متعینہ تہیلی کیلئے طبقۂ عثمانیہ کی اعلیٰ زنجیر اور مرصع ستارہ اور
سپاہیون اور افسرون مین تقسیم کرنیکے لئے ایک لاکھ تیس ہزار جنگی تمغے بہی دیئے گئے ہیں۔ پاشا موصوف دو لاسی فوج کی صدر مقام ردومو کوس
ہوتے ہوئے اپائیرس پہنچینگے۔ مالکانہ فرزند رشید ولی عہد و سار جنٹ ملازمان جنگی دربار ہمایون اور دیگر سار جنٹ انکے ہمراہ گئے ہیں +

ترکی فوج نے مشہور ارمنی قزاق مناص اوغلو کو جسنے سیواس آماسیہ اور جینک کے اضلاع میں عرصہ سے اودھم مچا رکہا تہا جسکے ہمراہیونکے گرفتار کیا ہے
سمرنا کسابہ لاشن کی نئی شاخ اللہ شہر قراحصار ریلوے اختتام سن رواں تک مکمل ہو جائیگی یہ کام ایسا کٹھن تہا کہ کئی کمپنیون نے
اسکو لینیسے انکار کر دیا۔ اب ایک اطالین ٹھیکیدار کونٹ ٹالیس کے زیر اہتمام تیار ہو رہی ہے۔ قدرتی مشکلات کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ صرف
دو سٹیشنون کے درمیان ۱۲ ٹنل بنانی پڑی جنمیں سب سے بڑا چھ سو گز لمبا ہے۔ انکے علاوہ ایک آہنی پل ساٹھ فیٹ عمیق گہاٹی پر
سو گز سے زیادہ لمبا بنانا پڑا۔ اس لائن پر جو ایکسو دس میل کے قریب لمبی ہے مندرجہ ذیل اسٹیشن ہیں جنکی عمارتیں مکمل ہو
چکی ہیں:- کنی کوئی۔ البا کو عینی۔ اوسچی۔ کام کپلر۔ اوتورق۔ کوچکوئی۔ بالماوت۔ کجک۔ حمامی اور قرہ حصار
مارشل کاظم پاشا کمانڈر انچیف سوم اردو متعینہ مناسطر سقوطری واقعہ البانیا کو گورنر جنرل۔ اوکاظم پاشا گورنر جنرل بیروت
دمشق کو والی مقرر ہوئے ہیں۔ رشید بے رکن مجلس انتظامیہ بیروت گئے ہیں +

گولڈن ہارن قسطنطنیہ کا بندرگاہ ہیں جسقدر تارپیڈو کشتیان موجود ہیں وہ عنقریب ڈارڈنیلز کو روانہ ہونیوالی ہیں ترکی اخبار خبر آگست
صباح کو گریٹ ٹے تار موصول ہوا ہے کہ جواد پاشا کی موجودگی سے عیسائی مسلمان دونون قومون پر عمدہ اثر پڑ رہا ہے اور عنقریب تمام مشکلات
کا خاتمہ ہو جائیگا۔ الوزا پاشا کمانڈر دوم نے اعلان دیا ہے کہ جو تہیلی کے مفرورین بلا قباحت واپس آجائینگے انکو حسب قانون داخل نہیں ہونے دیا جائیگا
جنرل سیف اللہ پاشا گورنر لاریسا کو باشندگان کی فلاح و بہتری کی تدابیر کو عملمیں لانیکے متعلق پوری آزادی دیگئی ہے۔ صوبہ اپائیرس
کی جو یونانی باشندے یونان کو بہاگ گئے تھے۔ انکی عرضداشت **امیر المومنین** نے حکام جنینا کو حکمدیا ہے کہ مفرورین کو واپس آجانے دیں بگر جو
لوگ وائلنٹر ہو کر گئے تھے انکو سزا دیجائیگی۔ **صباح** لکھتا ہے کہ تہیلی میں قزاقی کا خاتمہ ہو گیا ہے اور فصل کی درو کا کام جو اسدفعہ بہت
ہی عمدہ ہوئی ہے بسرعت جاری ہے۔ محکمہ ڈاک خانہ نے تہیلی کے مقامات لاریسا۔ فرسالہ۔ ولسٹینو۔ ڈومو کوس آلمیرو۔ ینی جی۔ بابا اور عاغا
اور فنار میں ڈاکخانے کہولدیئے ہیں۔ پہلے ۵ ڈاکخانون میں نقدی کی پارسل بہی جاسکینگی +

اعانت عساکر دیف کے فنڈ کو بمقام قسطنطنیہ ۲ اگست تک ۶ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ ترکی کی وصول ہوئے جنمیں سے تاریخ مذکور تک ۲۰۶۰ پونڈ خرچ کئے جا چکے ہیں
مجلس صحت عامہ نے سقط۔ بحرین۔ مہامت کی قرنطینے موقوف کر دیئے ہیں اور عراق عرب میں شیعہ زائرین یا لاشونکی درآمد کی ممانعت بہی اٹہا لی گئی ہے
مناسطر واقعہ البانیا میں آتشزدگی عظیم سے ۲۹ جولائی کو ۲۰۰ مکان ۱۵ دوکانین ایک مسجد اور ایک معبد جہود جلگیا۔ پانچسو قبیلی بیجان و مان ہوئے
۱۳ اجی مفقود الخبر ہیں۔ ترکی حکام نے ان بیکسونکے لئے خیمے نصب کر دیئے ہیں۔ اور انکو سرکار کیطرف سے مفت خوراک مل رہی ہے ۱۱ لاکھ پیسہ کا نقصان ہوا ہے
مرزا علاء الملک محمود خان ایرانی سفیر بروز جمعہ ۳۰ جولائی کو رسم سلامتی کے بعد حضرت سلطانی میں حاضر ہوئے اور تخلیہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے
روس سے جولائی کی آخری ہفتہ میں آگسوگہوڑ دنکا گلہ قسطنطنیہ پہنچا جزیرہ سأو کی قلعہ کے قریب جو دمنے تیار ہو رہی ہیں وہ تکمیل کے

بمبئی مین کثرت موت کیوجہ ایک یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ وہان محنت زدگان کی تعداد بہت جمع ہوگئی ہے - جو فاقہ کشی کے باعث متعدد بیماریون کے بہت جلد شکار ہوجاتے ہین - اونکے لئے وبائی کمیٹی کی زیر نگرانی امدادی کام آزمایشاً کھولا گیا ہے - مرد کو ۳ر عورت کو ۲ر اور بچہ کو ۱ر یومیہ مزدوری ملتی ہے - ۲۶ - کو ۴۵۰ مزدور کام پر لگے - بمبئی مین ہیضہ کا زور ہے - محلہ مندیٰ مین طاعون پھر شروع ہوگیا ہے - کراچی پونا مین بھی دوبارہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے - کرکی مین ۲۶ - کو ۴۹ بیمار اور ۱۸ فوت ہوئے +

دریا سندھ مین کوٹری کے قریب ایک سرکاری دخانی کشتی غرق ہوگئی ہے +

بنگال - پنجاب اور ممالک مغربی شمالی مین امدادی کام غالباً ستمبر کے اخیر پر ختم کردی جائینگے - ممالک متوسط مین فصل کے آثار تو اچھے ہین - مگر گرانی بہت سخت ہے - وہان غالباً سال کے اختتام تک امداد جاری رہیگی - مدراس مین تین اور بمبئی کے چار ضلعون بالخصوص بیجاپور مین سخت قحط ہے +

راولپنڈی مین ایک وزیری پکڑا گیا - اوسکے پاس ایک لی مارٹ فرڈ (میگزین) ایک مارٹینی اور ایک شکاری بندوق تھی - انکے علاوہ اوسکے پاس ۱۰۶ چھوٹے روپئے آدھ سیر بندوق کی ٹوپیان اور کچھ کارتوس بھی تھے +

جہلم مین کثرت بارش سے سرائے بشن سنگھ کی چند کوٹھریان گرگئین - ۳ آدمی اور ۶ مویشی ملبہ سے دبکر فی الفور مرگئین - کئی خچر و ٹٹو سخت زخمی ہوئے - یہ جانور سرحد کے لئے وہان جمع تھے +

لکھنؤ مین ایک عبدالماجد صاحب بھی گرفتار ہوئے ہین - آپنے مولوی ہدایت رسول کی صفائی کی گواہی دی تھی - الزام یہ ہے کہ اونہون نے اوسی زمانہ مین صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دھمکی کا خط لکھا تھا - سنا جاتا ہے - آپ کسی اسکول مین پڑھتے تھے - بھلا پوچھئے ریڈر اور ڈکشنری چھوڑکر آپ کو یہ کیا خبط سمایا - بھیا ابھی تو پولیٹکل باتونکی آپکی عمر بڑی تھی ایسی جلدی ہی کیا تھی ؟

امریکہ کا غلہ ہمارے مفلس آباد لکھنؤ مین بھی داخل ہوکر پادریون کی معرفت غربا کو تقسیم ہو رہا ہے

ہمنے بھی زیارت کی حضرت گندم بہت ہی مہین - دبلے پتلے ہین - بقامت کہتر بقیمت بہتر - بڑی جوار البتہ کسی قدر بڑی اور دانہ چپٹا ہے - اور ایک ماش ہے بالکل سفید براق - کابلی سے زیادہ صاف شفاف مگر کسی قدر لانبا - غربا کو تو صراحی دار موتی سے زیادہ بیش قیمت ہوگا +

سول کے ایک صاحب نظر نامہ نگار کو اب اگست ۹۷ء مین یہ معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب کے مسلمانون مین ترکی ٹوپی کا رواج عام ہوگیا ہے - اور ایک سکھ سردار کی سند پر جو اوسکو ریلوے اسٹیشن پر ملا یہ کہنہ بھی معلوم ہوگئی ہے - کہ پوشش کے ساتھ ہی ان لوگونکے دل بھی بدل گئے ہین - وہی صاحب بہادر گورنمنٹ کو صلاح دیتے ہین کہ اگر سالہائے گذشتہ کی اشیاء درآمد کی جنسوار پڑتال کیجائے تو واضح ہوجائیگا کہ ترکی ٹوپیون کی درآمد مین ان دنون بہت اضافہ ہوگیا ہے - ہمارا لایق ہمعصر اگر اپنے نامہ نگار کی اس نہایت قابل قدر دریافت پر گورنمنٹ کو بدخواہون کی شناخت کی اور زیادہ آسانی اور کم خرچ سے پہونچا سکے - تو وہ پبلک کا لاکھون روپیہ سرکاری ٹھیکون کے بہانہ سے کھاجانے سے بچا سکے - آپ لکھتے ہین کہ ترکون کی پوری مشابہت کرنے اور اونسے کامل ہمدردی کے اظہار کے لئے ترکی ٹوپی کے ساتھ داڑھی منڈوانیکا بھی مسلمان نوجوان مین عام رواج ہوگیا ہے - مگر اپنی مخیل دماغی کا خود ہی ثبوت دینے کے لئے اوسکی قلم سے یہ بھی بیساختہ نکل جاتا ہے کہ اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ اور لایق ترین مسلمان سب سے خیر خواہ ہین - ایڈیٹر صاحب کو جن لوگون سے یہ حسن ظن ہے اون بزرگوار دمنین سے شاید کسیکو دیکھنیکا اوسے موقعہ نہین ملا - ورنہ وہ ترکی ٹوپی کو بدخواہی کی علامت کبھی قرار دینے کی جرات نہ کرسکتا اوسکی غلط فہمی دور کرنیکے لئے ہم یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ترکی ٹوپی پہننے والے صرف مسلمان ہی نہین ہین - بلکہ پنجاب مین ترکی ٹوپی پہننے والون مین سے کم از کم بیس فیصدی پکے آریا ہندو نوجوان نکلینگے - اور سول کو غالباً یہ ابھی فراموش نہین ہوگیا ہوگا کہ سکھون کے موجودالوقت بڑے مذہبی پیشوا بابا کھیم سنگھ صاحب بیدی قول فیصل بھیجے ہین - کہ سکھ اور ہندو ایک ہین - ہماری

معزز ہمعصر کو جسے غالباً لاہور کی گرمی نے کچھ دنون سے بوکھلا رکھا ہے - یہ بھی معلوم ہو کہ یہ صرف ہندوستان ہی نہین بلکہ ہر ملک کا دستور ہے کہ جب کبھی کوئی نئی چیز ملک مین داخل ہو - تو اوسکا بالعموم کچھ عرصہ کے لئے عام فیشن ہوجاتا ہے - یہی کیفیت ترکی ٹوپیون کی ہے - مگر اون کے رواج مین ترقی ہونے کے بجائے اب اونکی بہار گذر چکی ہے اور اونکی جگہ بانکی بیضوی ٹوپیون نے لی ہے - اور اسوقت چند سال گذشتہ کی نسبت ترکی ٹوپیون کی بکری نصف بھی نہین رہگئی - ہان اسمین کلام نہیں - کہ ان ٹوپیون کی ہر دلعزیزی نسبتاً بہت دیرپا رہی ہے - لیکن ہندو نوجوانون کا بھی اوسکو اختیار کرلینا صاف بتا رہا ہے کہ انکی خوبصورتی اور مضبوطی نے اس ہر دلعزیزی مین کچھ کم حصہ نہین لیا - سال ڈیڑھ سال سے اب نوے فیصدی چہتری رکھنیوالونکے ہاتھ مین جاپانی چہتریان دیکھی جاتی ہین - تو کیا سول کا یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ہندوستانیون کو اب جاپانیون سے کمال ہمدردی ہوگئی ہے - اگر ہمسے پوچھا جائے تو ہم سب سے پہلے موجودہ ترکی ٹوپیون کی خریداری کو بند کردینے کی سفارش کرتے ہین - کیونکہ انکا نام تو ترکی ہے - مگر انمین ترکی کی ساخت ایک بھی نہین ہوتی اور اونکی قیمت سب آسٹریا والونکی جیبون مین داخل ہوتی ہے - ہان ہم سول سے یہ دریافت کرنیکی بھی جرات کرتے ہین کہ وہ ہمکو ترکی کے موجودہ مسلم دشمن یونانیونکی سر کی پوشش بتا سکتا ہے کیا ہے اور کہ اونکی ٹوپی اور ہندوستان کی مروجہ ترکی ٹوپی مین کیا اور کسقدر فرق ہے ہم جب اسی تار کے سول مین یہ بےنظیر فقرہ دیکھتے ہین کہ ہر وقت بیوفا ہوتے رہنے سے جان نثار سے جان نثار بھی بےوفا بنجاتے ہین تو ہمکو کمال تعجب ہوتا ہے - کہ وہ خود ہی ایسی فاحش غلطی کا کسطرح مرتکب ہوجاتا ہے ؟ -

---

اخبار مشورت پر جسنے سلطان المعظم کو بُرے لفظون مین لکھا تھا - پیرس مین ۱۲ فرانک جرمانہ ہوا ہے

یلدز مین سلطان کے محل کے پاس جو خستہ خانہ مجروحین عسکر کے لئے قرار پایا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ سلطان المعظم کو اپنے مجروحین عسکر کی حالت آنکھونسے وقتاً فوقتاً دیکھنا منظور ہے - یہ بدیہی بات ہے کہ سلطان المعظم کو اپنی رعایا سے عموماً اور عسکر سے خصوصاً ایسی محبت ہے کہ جو شفقت پدرانہ سے کہین زیادہ ہے - شہزادیون کے ہاتھ سے سلطان نے مجروحین کے زخمونکی لئے پہایہ بنوایا اور بیگمات سے کپڑے مجروحین کے تکیون پر سوائے سلطان المعظم کا رحم تو سارا عالم جانتا ہے حتےکہ کفار بھی مانتے ہین اور یونان کے محاربہ کے بعد ساری عالم پر ظاہر ہوگیا (زمانہ)

یونانیون نے اپنے مجروحین کو جو قابل علاج تھے اونکو بجائے اسکے کہ شفاخانہ مین بھیجدیتے اس خوف سے کہ ترکون کے ہاتھ مین اسیر نہو جاوین حیات کی حالت مین جلادیا - اور بعضون کو زہر ملا کر مارا - ان دونون وحشیانہ حرکت کی خبر ادہم پاشا غازی نے بذریعہ تار کے (لوانٹ ہرلڈ) و (مونیٹر) ان دونون انگریزی اخبار کے اڈیٹرونکو دی تاکہ یہ دونون چھاپدین اور انسانون کو عبرت ہو - مگر ان دونون نے ازروئے کتمان حق کے نہ چھاپا (زمانہ)

ایک عورت خدیجہ نامی نے بسبب غایت شجاعت اور دفور حمیت کے مردانہ لباس بدل کر اپنے کو محمد کے نام سے ظاہر کیا اور نہایت شوق سے اپنے کو عساکر شاہانہ مین داخل کیا - جس پلٹن کا وہ محمد مصنوعی سپاہی تھا اوسمین تمام سپاہی اوسکو بوجہ داڑھی مونچھ نہ ہونے کے (محمد کوسہ) کہتے تھے - کوسہ ترکی مین بیریش کو کہتے ہین - اسی حال سے اوسنے دو برس خدمت عسکریت کو انجام دیا حتی کہ اس محاربہ مین بھی شریک ہوا اور بعد چندے علیل ہوکر شفاخانہ مین گیا - اطبا کو اوسپر شبہہ ہوا کہ یہ عورت ہے - یا مرد - آخر کو بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ یہ خدیجہ ہے - نہ محمد کوسہ - واہ ری شجاعت اور شوق اظہار بہادری - یہ خبر آج ۲ - اگست کے ترکی اخبار معلومات مین چھپی ہے + (زمانہ)

مطبع روز بازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت پرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا